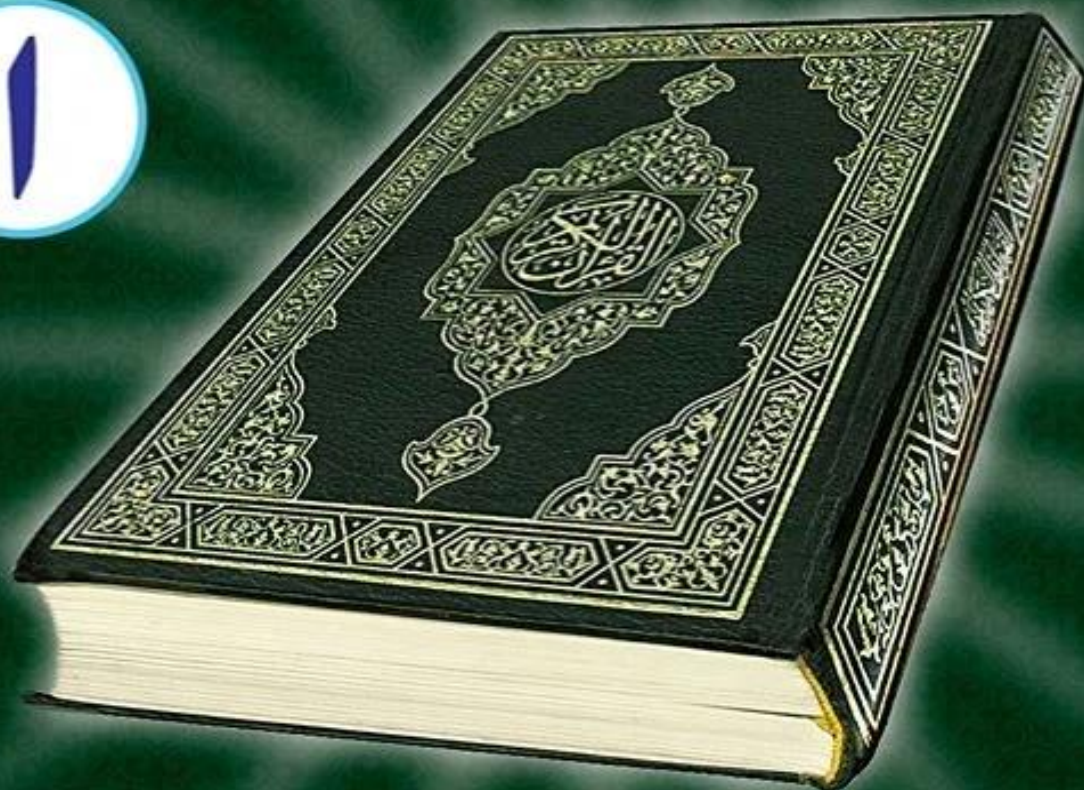




مطالعہ قرآن حکیم

آن لائن کوئز تدریسی مواد

برائے طلباء و طالبات



THE ILM FOUNDATION



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

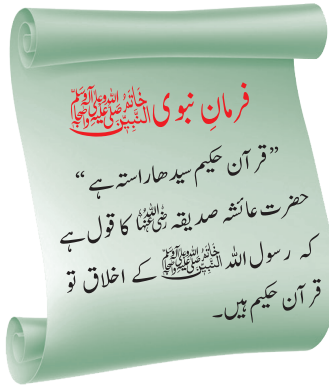
فہرست مضامین

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
1	سُورَةُ الْفَاتِحَةِ	1
6	سُورَةُ الْفِيلِ	2
10	سُورَةُ قُرَيْشٍ	3
13	سُورَةُ النَّاعُونَ	4
17	سُورَةُ الْكَوثرِ	5
20	سُورَةُ الْكَافِرُونَ	6
23	سُورَةُ النَّصْرِ	7
26	سُورَةُ اللَّهَبِ	8
29	سُورَةُ الْاِحْلَاصِ	9
32	سُورَةُ الْفَلَقِ	10
33	سُورَةُ النَّاسِ	11
38	سُورَةُ الصّٰفّٰتِ	12

سُورَةُ الْفَاتِحَةِ

تعارف

سورة الفاتحة قرآن حکیم کی پہلی سورت ہے۔ اس سورت کے کئی نام ہیں۔ اس کا مشہور نام سورة الفاتحة ہے کیوں کہ یہ قرآن حکیم کی افتتاحی سورت ہے۔ اس کی تلاوت ہر نماز میں کی جاتی ہے اس لئے اس کو ”سورة الصلوة“ بھی کہتے ہیں۔ اس کا نام ”سورة المناجات“ بھی ہے کیوں کہ اس سورت میں دعا مانگنے کا طریقہ سکھایا گیا ہے۔ اس سورت میں بندہ اللہ ﷻ کی تعریف و شکر ادا کرتا ہے، اپنی بندگی کا اظہار کرتا ہے اور پھر اللہ ﷻ سے ہدایت پر استقامت کی دعا مانگتا ہے۔ سورة الفاتحة دعا ہے اور پورا قرآن حکیم اللہ ﷻ کی طرف سے اس دعا کا جواب ہے۔ سورة الفاتحة کی تلاوت کے اختتام پر ”آمِین“ کہنا مسنون ہے جس کا مطلب ہے ”اے اللہ ایسا ہی ہو، اے اللہ قبول فرما۔“



احادیث مبارکہ میں سورة الفاتحة کے بہت سے فضائل بیان ہوئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ”اس (سورة الفاتحة) جیسی (کوئی دوسری سورت) نہ تورات میں، نہ انجیل میں، نہ زبور میں اور نہ قرآن میں اُتری۔“ ایک موقع پر آپ ﷺ نے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تمہیں قرآن کی سورتوں میں سے ایک عظیم ترین سورت نہ سکھاؤں؟ (پھر) آپ ﷺ نے فرمایا (وہ سورت یعنی) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ہی ”السَّبْعُ الْمَثَانِ“ ہے (جو سات دہرائی جانے والی آیتیں ہیں جو نماز میں بار بار پڑھی جاتی ہیں) اور یہی ”الْقُرْآنُ الْعَظِيمُ“ ہے جو مجھے عطا فرمایا گیا ہے۔ ”نبی کریم ﷺ کو دو ایسے نور دیئے گئے جو آپ ﷺ سے پہلے کسی کو نہیں دیئے گئے یعنی سورة الفاتحة اور سورة البقرة کی آخری دو آیات۔“

تَعَوُّذُ ”أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ“ کی فضیلت

قرآن حکیم کی تلاوت سے پہلے تعوذ پڑھنا اس لئے ضروری ہے کہ شیطان کی سب سے بڑی چال یہ ہوتی ہے کہ اللہ ﷻ کا پیغام اس کے بندوں تک نہ پہنچے۔ تعوذ پڑھ لینے سے آدمی شیطان مردود کے شر سے نکل کر اللہ ﷻ کی پناہ اور حفاظت میں آجاتا ہے اور شیطانی وسوسوں سے دور ہو جاتا ہے۔ اسی لئے اللہ ﷻ نے ارشاد فرمایا۔ ”جب تم قرآن کی تلاوت کرو تو شیطان مردود (کے شر) سے بچنے کے لئے اللہ سے پناہ طلب کر لیا کرو۔“ (سورة النحل ۱۶، آیت: ۹۸) البتہ یہ خاص طور پر یاد رہے کہ تعوذ قرآن حکیم کا حصہ نہیں ہے۔

جس طرح سورة الفاتحة میں ہم اپنے ساتھ پوری امت مسلمہ کے لئے دعا مانگتے ہیں اسی طرح ہمیں اپنی تمام دعاؤں میں بھی پوری امت کو شامل رکھنا چاہیئے۔

عملی بات

تسمیہ ”بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ“ کی فضیلت

کسی بھی جائز عمل سے پہلے تسمیہ پڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ یہ عمل اللہ ﷻ کے نام سے شروع کیا جا رہا ہے اور اسی کی رضا کے لئے کیا جا رہا ہے۔ جو عمل اللہ ﷻ کے نام سے شروع کیا جاتا ہے اس میں اللہ ﷻ کی برکت اور مدد شامل ہو جاتی ہے۔ سب سے پہلی وحی میں بھی رب کے نام سے پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ (سورۃ العلق ۹۶، آیت: ۱) ایک حدیث شریف میں آپ ﷺ نے فرمایا ”جو (جائز) کام اللہ ﷻ کے نام (بسم اللہ) سے شروع نہ کیا جائے وہ نامکمل اور بے برکت رہتا ہے۔“

سُورَةُ الْفَاتِحَةِ

سورة الفاتحة ۱، کل آیات: ۷، کل رکوع: ۱

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ①	أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ
اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے	میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے
الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ②	الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ②
تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے۔	تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے۔
مِلْكٍ يَوْمَ الدِّينِ ③	مِلْكٍ يَوْمَ الدِّينِ ③
جو بدلہ کے دن کا مالک ہے۔ (اے اللہ!) ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور ہم صرف تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔	جو بدلہ کے دن کا مالک ہے۔ (اے اللہ!) ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور ہم صرف تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔
إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ④	إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ④
ہمیں سیدھے راستہ پر چلا۔ ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام فرمایا۔	ہمیں سیدھے راستہ پر چلا۔ ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام فرمایا۔
غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ⑤	غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ⑤
نہ (وہ) جن پر غضب ہوا اور نہ (وہ) جو گمراہ ہوئے۔	نہ (وہ) جن پر غضب ہوا اور نہ (وہ) جو گمراہ ہوئے۔

کیا آپ جانتے ہیں

اللہ ﷻ کے انعام یافتہ لوگ انبیاء کرام علیہم السلام، صدیقین، شہداء اور صالحین ہیں۔

(سورۃ النساء ۴، آیت: ۶۹)

علم و عمل کی باتیں

- ۱۔ اللہ ﷻ تمام تعریفوں کا حق دار ہے کیونکہ وہ ہمارا خالق و مالک، رب اور محسن حقیقی ہے۔ (سورۃ الفاتحہ، آیت: ۱)
- ۲۔ اللہ ﷻ تمام مخلوقات کا پالنے والا اور ان کی ضرورتیں پوری فرمانے والا ہے۔ (سورۃ الفاتحہ، آیت: ۱)
- ۳۔ اللہ ﷻ اپنی مخلوقات پر بہت مہربان ہے۔ (سورۃ الفاتحہ، آیت: ۲)
- ۴۔ قیامت کا دن جزا اور سزا کا دن ہے۔ اس دن صرف اللہ ﷻ ہی کی بادشاہت ہوگی، کُل اختیار بھی اسی کے پاس ہوگا اور شفاعت کا اختیار بھی اسی کی طرف سے ہوگا۔ (سورۃ الفاتحہ، آیت: ۳)
- ۵۔ اللہ ﷻ ہی کی ذات عبادت کے لائق ہے۔ ہمیں اسی کی عبادت کرنی چاہیے۔ (سورۃ الفاتحہ، آیت: ۴)
- ۶۔ ہمیں اللہ ﷻ سے مدد مانگنی چاہیے کیوں کہ وہی حقیقتاً اور مستقلاً مدد فرمانے والا ہے۔ (سورۃ الفاتحہ، آیت: ۴)
- ۷۔ اللہ ﷻ کا بتایا ہوا راستہ ہی ہدایت اور کامیابی کا راستہ ہے۔ ہم ہر وقت ہدایت کے محتاج ہیں۔ (سورۃ الفاتحہ، آیت: ۵)
- ۸۔ ہمیں اللہ ﷻ کے انعام یافتہ بندوں کی پیروی کرنی چاہیے۔ (سورۃ الفاتحہ، آیت: ۶)
- ۹۔ اللہ ﷻ نافرمانی کرنے والوں سے ناراض ہو جاتا ہے۔ ہمیں اُس کی نافرمانی سے بچنا چاہیے۔ (سورۃ الفاتحہ، آیت: ۷)
- ۱۰۔ جو لوگ اللہ ﷻ کے انعام یافتہ بندوں کی پیروی نہیں کرتے وہ گمراہ ہو جاتے ہیں۔ (سورۃ الفاتحہ، آیت: ۷)

سمجھیں اور حل کریں

خالی جگہ پُر کریں:

- (۱) تمام کا حق دار اللہ ﷻ ہے۔
- (۲) ہم ہر وقت کے محتاج ہیں۔
- (۳) قیامت کا دن اور سزا کا دن ہے۔
- (۴) اللہ ﷻ کے انعام یافتہ بندوں کی پیروی نہ کرنے والے ہو جاتے ہیں۔
- (۵) سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے آخر میں کہنا چاہیے۔

رب، رحمن، رحیم، عبادت اور ہدایت کی وضاحت اپنے اساتذہ کرام سے معلوم کریں۔

معلوم کیجیے





۲ درج ذیل سوالات کے جوابات دیجیے:

۱- اللہ تعالیٰ ہی تمام تعریفوں کا حق دار کیوں ہے؟

۲- حدیث شریف کے مطابق صراطِ مستقیم سے کیا مراد ہے؟

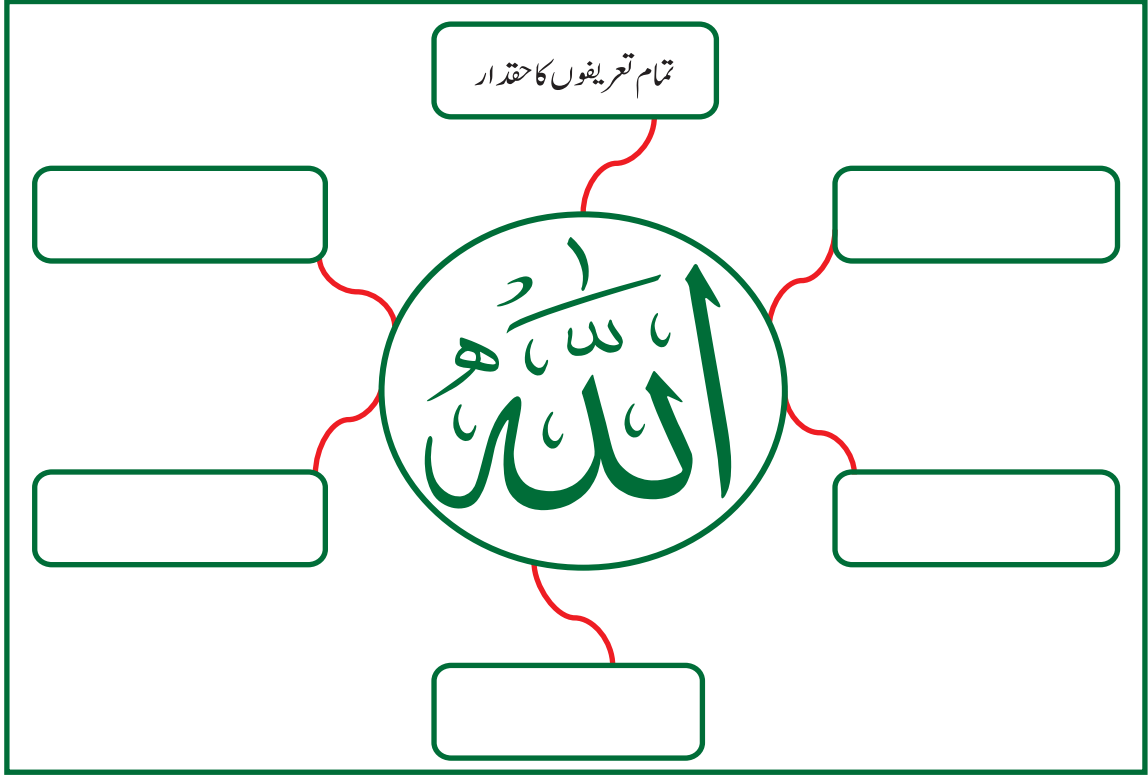
۳- اللہ تعالیٰ کے انعام یافتہ بندے کون ہیں؟

۳ نیچے دیئے گئے پہلے کالم کے الفاظ کو دوسرے کالم کے متعلقہ الفاظ سے ملا کر ایک جیسا رنگ بھریں:

افتتاحی سورت	سورة الفاتحة
نماز میں پڑھنا	سورة المناجات
دعائے گئے کا طریقہ	الصراط المستقیم
انعام یافتہ بندوں کا راستہ	اللہ
رب العالمین	سورة الصلوة

”علم و عمل“ کی باتوں کی مدد سے اللہ ﷻ کی صفات تحریر کیجیے:

۴



سوچیے!!!

آپ نماز ادا کرنے کے لئے مسجد جا رہے تھے کہ آپ کے کسی دوست نے ساتھ کھیلنے کا مشورہ دیا تو ایسی صورت میں آپ کیا کریں گے؟

گھریلو سرگرمی



- ✿ سورۃ الفاتحہ ترجمہ کے ساتھ یاد کر کے اپنے گھر والوں کو سنائیے۔
- ✿ سورۃ الفاتحہ کے تعارف میں دیئے گئے سورۃ الفاتحہ کے ناموں کے علاوہ کوئی چار نام لکھیں۔
- ✿ قرآن حکیم کی کس سورت میں اللہ ﷻ کے بہت سے اسماء الحسنیٰ ایک ساتھ آئے ہیں؟ ان میں سے کوئی دس نام خوبصورتی سے ایک چارٹ پر لکھیں اور اپنے کسی دوست کو تحفہ میں دیں۔

دستخط والدین / سرپرست مع تاریخ:

دستخط استاد مع تاریخ:

سُورَةُ الْفِيلِ

سورة الفیل ۱۰۵، کل آیات: ۵، کل رکوع: ۱

شان نزول اور تعارف: قرآن حکیم کی بعض سورتیں اور بعض آیات خاص وجوہات اور حالات میں نازل ہوئی ہیں ان وجوہات اور حالات کو بیان کرنا اس سورت یا آیت کا شان نزول کہلاتا ہے۔ یہ سورت ابرہہ کے خانہ کعبہ پر حملہ کرنے کے بارے میں نازل ہوئی۔ یہ واقعہ نبی کریم ﷺ کی پیدائش مبارک سے پچاس (۵۰) دن پہلے پیش آیا تھا۔ سورة الفیل میں بتایا گیا ہے کہ کس طرح اللہ ﷻ نے اپنی قدرت سے ابرہہ اور اس کے لشکر کو ہلاک کر کے خانہ کعبہ اور قریش مکہ کی حفاظت فرمائی۔ اللہ ﷻ نے ابرہہ اور اس کے لشکر پر چھوٹے چھوٹے پرندے بھیجے جنہوں نے کنکریاں پھینک کر پورے لشکر کو ہلاک کر دیا۔

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ
میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے	اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے
أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ الْفِيلِ ۝	اے نبی ﷺ! کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیسا سلوک کیا۔
أَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِي تَضْلِيلٍ ۝	کیا اُس نے اُن کی چال کو بے کار نہیں کر دیا۔ اور اُس نے اُن پر جھنڈ کے جھنڈ پرندے بھیجے۔
وَأَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا أَبَابِيلَ ۝	اور اُن کو کھنگر کی پٹھریاں مارتے تھے۔ تو (اللہ نے) انہیں کھائے ہوئے بھوسہ کی طرح کر دیا۔
تَرْمِيهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّن سِجِّيلٍ ۝	فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّأْكُولٍ ۝

فرمانِ نبوی ﷺ

”میری امت میں سے ستر ہزار آدمی بے حساب جنت میں داخل ہوں گے، ان کے اوصاف میں ایک یہ بھی ہے کہ وہ اللہ ﷻ پر توکل کرنے والے ہوں گے۔“

علم و عمل کی باتیں

- ۱۔ اللہ ﷻ سب سے زیادہ قوت اور طاقت والا ہے۔ وہی اپنے گھر اور دین کی خود حفاظت فرمانے والا ہے۔ (سورۃ الفیل، آیت: ۱)
- ۲۔ اللہ ﷻ کے دین کے خلاف سازشیں کرنے والوں کو اللہ ﷻ کے عذاب سے ڈرنا چاہیے۔ (سورۃ الفیل، آیت: ۲)
- ۳۔ اللہ ﷻ اپنے دین کے دشمنوں کو کامیاب نہیں ہونے دیتا۔ (سورۃ الفیل، آیت: ۵، ۲)
- ۴۔ اللہ ﷻ طاقت پر گھمنڈ کرنے والوں کو بظاہر کمزور مخلوق سے تباہ کر کے ان کا غرور خاک میں ملا دیتا ہے۔ (سورۃ الفیل، آیت: ۳، ۴)
- ۵۔ ہمیں دین کے دشمنوں کی طاقت سے مرعوب نہیں ہونا چاہیے۔ ہمیں سب سے بڑھ کر اللہ ﷻ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیے۔ کیونکہ وہی حقیقتاً اور مستقلاً مدد فرمانے والا ہے۔ (سورۃ الفیل، آیت: ۵)

سمجھیں اور حل کریں

کالم (الف) کے ہر جملہ کو کالم (ب) کے درست جملہ سے لکیر لگا کر ملائیں:

کالم (ب)

- آپ ﷺ کی پیدائش کا سال ہے۔
- اصحاب الفیل کھائے ہوئے، بھوسہ کی مانند ہو گئے۔
- ہاتھیوں والے ہیں۔
- پرندوں کے جھنڈ کے جھنڈ بھیجے۔
- مٹی کے پتھر کی کنکریاں گرائیں۔

کالم (الف)

- اصحاب الفیل سے مراد
- اللہ ﷻ نے اصحاب الفیل پر
- پرندوں نے اصحاب الفیل پر
- پتھروں کی بارش سے
- عام الفیل

درج ذیل الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں:

حضرت آدم علیہ السلام، یمن، گر جاگھر، قریش، نبی کریم ﷺ، ابرہہ، صنعاء، پچاس، عبادت، سردار

- (۱) ہاتھی والوں کا واقعہ [] کی پیدائش مبارک سے [] دن پہلے پیش آیا۔
- (۲) خانہ کعبہ پر [] نے حملہ کیا جو [] کا گورنر تھا۔
- (۳) عیسائی گورنر ابرہہ نے [] میں ایک نہایت خوبصورت [] بنایا۔
- (۴) خانہ کعبہ [] کے زمانے سے [] اور عزت و احترام کا مرکز رہا ہے۔
- (۵) حضرت عبدالمطلب [] کے سب سے بڑے [] تھے۔

عملی بات

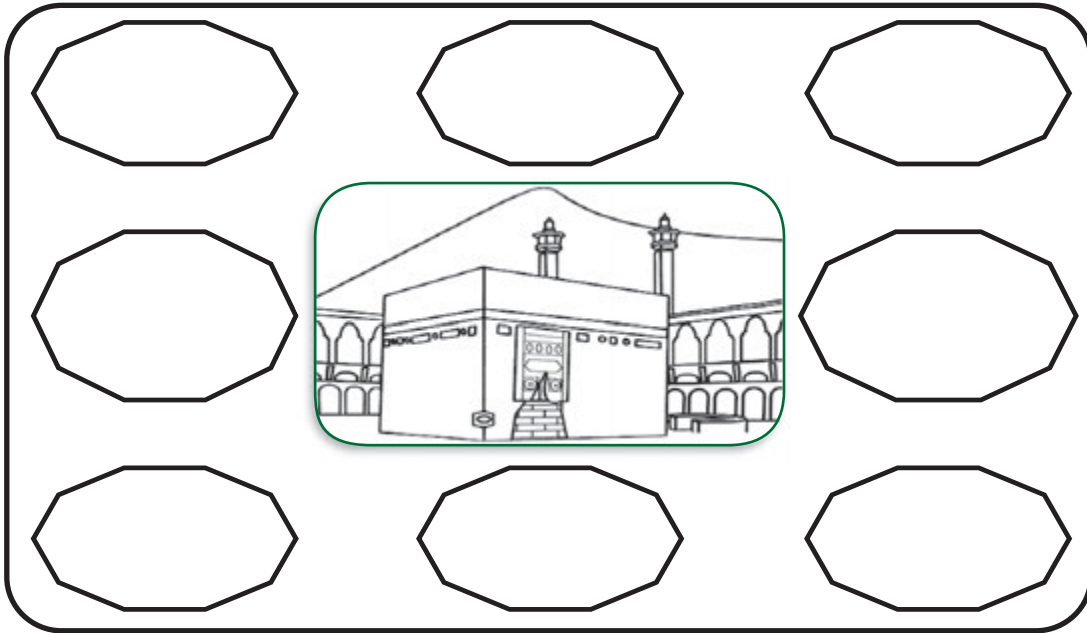
اللہ ﷻ کے لشکروں کو ذاتِ باری تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ وہ کس سے کیا کام لے لے۔ اگرچہ وہ لشکر ظاہری طور پر کمزور ہی نظر آتے ہوں۔ ہمیں چاہیے کہ ہر حال میں اپنے خالق اور مالک کے سامنے عاجزی اور فرماں برداری سے جھکے رہیں۔

درج ذیل جملوں پر صحیح (✓) یا غلط (✗) کا نشان لگائیں:

نمبر شمار	جملہ	صحیح	غلط
۱	گر جاگھر کی تعمیر پر اہل مکہ اور دیگر عرب قبائل بہت خوش تھے۔		
۲	عربوں میں سے ایک شخص نے ابرہہ کے گر جاگھر میں گندگی پھیلا دی۔		
۳	حضرت عبدالمطلب سے ملاقات پر ابرہہ ان کو دیکھ کر بہت غصہ ہوا۔		
۴	ابرہہ نے ایک بڑی فوج جمع کی جس میں ہاتھی بھی تھے۔		
۵	ابرہہ کا لشکر وادیِ محسّر پہنچ کر آگے نہ بڑھ سکا۔		

سورۃ الفیل سے متعلق درج ذیل الفاظ کو نیچے دیئے گئے خانوں میں لکھیے:

شاہینوں کا جھنڈ، وادیِ محسّر سے آگے نہ بڑھنا، ہاتھی والوں کی ہلاکت، اونٹوں کا لشکر، یمن کا گورنر ابرہہ، گر جاگھر کی تعمیر، زلزلہ اور بارش، حضرت عبدالمطلب کی دعا، وادیِ طویٰ میں قیام، خانہ کعبہ کو گرانے کا ارادہ، چھوٹے چھوٹے پرندوں کی آمد، کنکریوں سے مارا جانا



معلوم کیجیے ہاتھی والوں کی اصل چال، ابرہہ کے مقاصد اور ابابیل کی وضاحت اپنے اساتذہ کرام سے معلوم کریں۔

درج ذیل سوالات کے جوابات دیجیے:

۱- ہاتھی والے مکہ مکرمہ کیوں آئے تھے؟

۲- ہاتھی کو اٹھانے کی کوشش پر کیا واقعہ پیش آتا تھا؟

۳- ہاتھی والوں کے قصہ سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے کوئی ایک بات لکھیں؟

۴- حضرت عبدالمطلب نے خانہ کعبہ کا کنڈا پکڑ کر کیا دعا کی؟

سوچیے!!!

تمام مساجد اللہ ﷺ کے گھر ہیں۔ اگر آپ کوئی ایسی بات دیکھیں جو مسجد کے آداب کے خلاف ہو تو ایسی صورت میں آپ کیا کریں گے؟

گھریلو سرگرمی

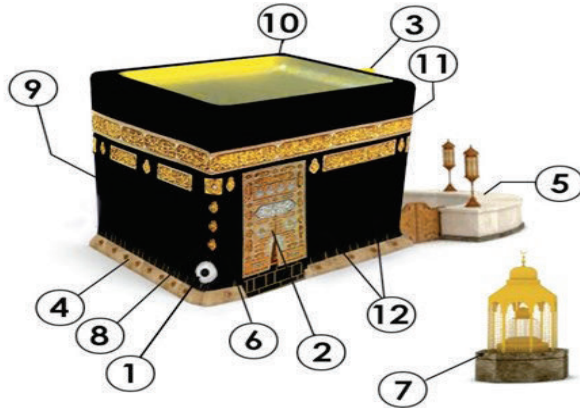


اس سورت کو ترجمہ کے ساتھ یاد کر کے اپنے گھر والوں کو سنائیں۔

خانہ کعبہ کی قدیم اور جدید تصاویر جمع کر کے چارٹ پر لگائیں۔

اپنے گھر والوں کی مدد سے خانہ کعبہ کے مختلف حصوں کے ناموں کی درست نمبر کے ذریعے نشاندہی کریں۔

- | | | | |
|--|------------------------------------|---|---|
| ☐ رکن شامی | ☐ ملتزم | ☐ کعبہ کا دروازہ | ☐ غلاف کعبہ |
| ☐ رکن حجر اسود | ☐ حطیم | ☐ حجر اسود | ☐ پانی کی نکاسی کی جگہ |
| ☐ پتھروں سے بنائی گئی کعبہ کی بنیادیں | ☐ رکن یمانی | ☐ رکن عراقی | ☐ مقام ابراہیم علیہ السلام |



دستخط والدین / سرپرست مع تاریخ:

دستخط استاد مع تاریخ:

سُورَةُ قُرَيْشٍ

سورة قريش ۱۰۶، كل آيات: ۴، كل ركوع: ۱

فرمانِ نبوی خاتم النبوة علیہ السلام
النَّبِیِّنَ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ

”اللہ ﷻ نے تمام اولادِ اسماعیل علیہم السلام میں سے کنانہ کو اور کنانہ میں سے قریش کو اور قریش میں سے بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم میں سے مجھے منتخب فرمایا ہے۔“

شانِ نزول اور تعارف: یہ سورت قریش مکہ اور ان پر **اللہ ﷻ** کے احسانات کے بارے میں نازل ہوئی۔ قریش حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین **ﷺ** کے قبیلہ کا نام ہے۔ قریش کے لوگ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد تھے۔ اس تعلق اور بیت اللہ کے انتظامات سنبھالنے کی وجہ سے انہیں پورے عرب میں عزت اور امن حاصل تھا۔ ان کے تجارتی قافلے لوٹ مار سے محفوظ رہتے تھے۔ **اللہ ﷻ** نے ایک بہت بڑے علاقہ کی تجارتی سرگرمیاں ان کے ہاتھ میں دے رکھی تھیں۔ یہ سردی کے موسم میں یمن کی طرف جاتے تھے جو ایک گرم علاقہ ہے اور گرمی کے موسم میں شام جاتے تھے جو ایک ٹھنڈا علاقہ ہے۔ ان عظیم نعمتوں پر **اللہ ﷻ** نے انہیں شکر کر

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ
میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطانِ مردود سے	اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے
لَا يَلْفُ قُرَيْشٌ ۝۱	رِحْلَةَ الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ ۝۲
چونکہ قریش کو رغبتِ دلائی۔ (یعنی) انہیں سردی اور گرمی کے (تجارتی) سفر سے مانوس کیا۔	
فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هَذَا الْبَيْتِ ۝۳	الَّذِي أَطْعَمَهُم مِّنْ جَوْعٍ ۝۴
تو انہیں چاہیے کہ وہ (اس نعمت پر شکر ادا کرتے ہوئے) اس گھر (کعبہ) کے رب کی عبادت کریں۔ وہ جس نے انہیں بھوک میں کھانا کھلایا	
وَأَمْنَهُم مِّنْ خَوْفٍ ۝۵	
اور خوف سے امن دیا۔	

کیا آپ جانتے ہیں

عرب کے قبائل میں قریش سب سے معزز قبیلہ تھا جس کے سردار حضرت عبدالمطلب تھے۔ قریش کی ایک شاخ بنی ہاشم تھی۔ یہ خاندان بہت محترم سمجھا جاتا تھا۔ حضرت عبدالمطلب کے بیٹے حضرت عبد اللہ کے گھر اللہ ﷺ کے آخری رسول حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ پیدا ہوئے۔ آپ ﷺ کے خاندان کو بیت اللہ کے انتظام اور حاجیوں کی خدمت کا اعزاز بھی حاصل تھا۔

علم و عمل کی باتیں

- ۱۔ اللہ ﷻ ہی نے اپنے بندوں کو روزی کمانے کے طریقوں سے مانوس کر کے الفت دی۔ (سورۃ قریش، آیت: ۱)
- ۲۔ گرمیوں اور سردیوں کا تجارتی سفر بھی اللہ ﷻ کا فضل ہے۔ (سورۃ قریش، آیت: ۲)
- ۳۔ اللہ ﷻ کی نعمتوں پر شکر ادا کرنا بھی عبادت ہے۔ (سورۃ قریش، آیت: ۳)
- ۴۔ اللہ ﷻ ہی ہمارا رب ہے اور وہی عبادت کے لائق ہے۔ (سورۃ قریش، آیت: ۴)
- ۵۔ اللہ ﷻ ہی ہمارا رازق اور محافظ ہے۔ (سورۃ قریش، آیت: ۵)

سمجھیں اور حل کریں

۱۔ کالم (الف) کے ہر جملہ کو کالم (ب) کے درست جملہ سے لکیر لگا کر ملائیں:

کالم (ب)

- بنو ہاشم تھے۔
- تجارتی سفر کی الفت دی۔
- مکہ مکرمہ میں آباد تھے۔
- تجارت کے لئے سفر کرتے تھے۔
- قبیلہ قریش سے تھا۔

کالم (الف)

- قریش کے لوگ
- حضور نبی کریم ﷺ کا تعلق
- قریش موسم گرما اور سرما میں
- قبیلہ قریش کی ایک شاخ
- اللہ ﷻ نے قریش کو

۲۔ خالی جگہ پُر کریں:

- (۱) قریش کے لوگوں کو [] کے انتظامات سنبھالنے کی وجہ سے عزت حاصل تھی۔
- (۲) قریش کے لوگ [] کی اولاد میں سے تھے۔
- (۳) قریش کے قافلے [] سے محفوظ رہتے تھے۔
- (۴) قریش کے لوگ سردی کے موسم میں [] جاتے تھے۔
- (۵) قریش کے لوگ گرمی کے موسم میں [] جاتے تھے۔

معلوم کیجیے

قریش کو سفر سے الفت دلانے، کھانا کھلانے اور امن دینے جانے کا خصوصی ذکر کرنے کی وضاحت اپنے اساتذہ کرام سے معلوم کریں۔

۳۔ درج ذیل سوالات کے جوابات دیجیے:

- ۱۔ قریش پر اللہ ﷻ کے کوئی دو انعامات تحریر کریں۔

۲- عرب کے لوگ قبیلہ قریش کی کیوں عزت کرتے تھے؟

۳- اللہ ﷻ نے قریش کو کیا حکم دیا؟

سوچئے!!!

کسی دن آپ کا کوئی ہم جماعت کھانے پینے کے لئے کچھ لائے گا تو ایسی صورت میں آپ کیا کریں گے؟

ہمارے پاس جو کچھ بھی ہے وہ اللہ ﷻ کا فضل ہے اس لئے ہمیں ہمیشہ اللہ ﷻ کے احسانات کو یاد رکھنا چاہیئے اور اس کا شکر ادا کرتے رہنا چاہیئے۔

عملی بات

گھریلو سرگرمی



- اس سورت کو ترجمہ کے ساتھ یاد کر کے اپنے گھر والوں کو سنائیں۔
- قبیلہ قریش کے کسی پانچ خاندانوں کے نام کسی صاحب علم سے پوچھ کر لکھیں۔
- ہمیں سفر کے دوران جن باتوں کا خیال رکھنا چاہیئے ان میں رنگ بھریں۔

تکلیف دہ چیز ڈالنا

دعا کرنا

اللہ ﷻ کا ذکر کرنا

راستے کے بیچ میں چلنا

راستے میں کنارے پر چلنا

لوگوں کو تنگ کرنا

کچرا پھینکنا

دوسروں کی مدد کرنا

چھوٹوں کے ساتھ شفقت کرنا

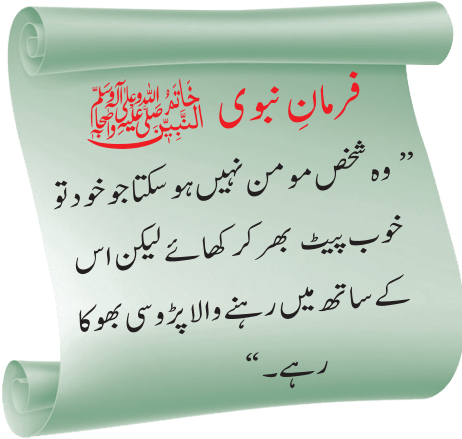
شور مچانا

دستخط والدین / سرپرست مع تاریخ:

دستخط استاد مع تاریخ:

سُورَةُ الْمَاعُونِ

سورة الماعون ۷۰، کل آیات: ۷، کل رکوع: ۱



شان نزول اور تعارف: اس سورت میں آخرت کا انکار کرنے والوں کا بُرا کردار بیان کیا گیا ہے۔ آخرت کے انکار کی وجہ سے انسان کے کردار میں بہت سی خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ ایسے لوگ یتیموں پر ظلم کرتے ہیں اور غریبوں کی خود بھی مدد نہیں کرتے اور دوسروں کو بھی اس کی توجہ نہیں دلاتے۔ ایسے لوگ اللہ ﷻ کی عبادت سے غافل رہتے ہیں۔ اگر کوئی نیکی مثلاً نماز ادا کرتے بھی ہیں تو لوگوں کو دکھانے کے لئے۔ یہ لوگ اتنے خود غرض ہوتے ہیں کہ عام استعمال کی معمولی چیزیں لوگوں کے مانگنے پر بھی نہیں دیتے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ	أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ
اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے	میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے
أَرَأَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالْإِيمَانِ ۚ	أَرَأَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالْإِيمَانِ ۚ
(اے نبی ﷺ!) کیا آپ نے اُس شخص کو دیکھا جو بدلہ (کے دن) کو جھٹلاتا ہے۔ پھر (یہ) وہی ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے۔	(اے نبی ﷺ!) کیا آپ نے اُس شخص کو دیکھا جو بدلہ (کے دن) کو جھٹلاتا ہے۔ پھر (یہ) وہی ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے۔
وَلَا يَحْضُ عَلَى طَعَامِ الْمُسْكِينِ ۚ	وَلَا يَحْضُ عَلَى طَعَامِ الْمُسْكِينِ ۚ
اور مسکین کو کھانا کھلانے کی (دوسروں کو) ترغیب نہیں دیتا۔ تو (اُن) نمازیوں کے لئے ہلاکت ہے۔ وہ جو اپنی نماز سے غافل رہتے ہیں۔	اور مسکین کو کھانا کھلانے کی (دوسروں کو) ترغیب نہیں دیتا۔ تو (اُن) نمازیوں کے لئے ہلاکت ہے۔ وہ جو اپنی نماز سے غافل رہتے ہیں۔
الَّذِينَ هُمْ يُرْءَوْنَ ۚ	الَّذِينَ هُمْ يُرْءَوْنَ ۚ
وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ ۚ	وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ ۚ
وہ جو دکھاوا کرتے ہیں۔ اور استعمال کی معمولی چیزیں (مانگنے پر بھی) نہیں دیتے۔	وہ جو دکھاوا کرتے ہیں۔ اور استعمال کی معمولی چیزیں (مانگنے پر بھی) نہیں دیتے۔

کیا آپ جانتے ہیں



”ویل“ کے معنی تباہی، بربادی اور ہلاکت کے ہیں۔ ویل جہنم کی ایک ہولناک اور گہری وادی کا نام بھی ہے جس میں طرح طرح کے عذاب ہوں گے۔ جس سے جہنم خود بھی پناہ مانگتی ہے۔

علم و عمل کی باتیں

- ۱۔ آخرت پر ایمان جتنا کمزور ہوگا اتنا ہی انسان نیکیوں سے دور ہوگا۔ (سورۃ الماعون، آیات: ۴ تا ۱)
- ۲۔ ہمیں اللہ ﷻ کی دی ہوئی نعمتوں میں دوسروں کو بھی شریک کرنا چاہیئے۔ (سورۃ الماعون، آیات: ۲، ۳، ۷)
- ۳۔ ہمیں غریبوں اور کمزوروں سے ہمدردی اور اُن کی مدد کرنی چاہیئے۔ (سورۃ الماعون، آیات: ۲، ۳)
- ۴۔ ہمیں نماز کے حوالہ سے غفلت سے بچنا چاہیئے اور تمام نمازیں پورے آداب کے ساتھ وقت پر ادا کرنی چاہئیں۔ (سورۃ الماعون، آیات: ۴، ۵)
- ۵۔ دکھاوا کرنے سے نیکی ضائع ہو جاتی ہے۔ (سورۃ الماعون، آیت: ۶)

ہمیں وقت کی پابندی اور پورے آداب کے ساتھ تمام نمازوں کا اہتمام کرنا چاہیئے۔ آداب میں طہارت کا خیال رکھنا، اچھی طرح وضو کرنا اور سکون اور اطمینان کے ساتھ نماز کے ارکان کو ادا کرنا بھی شامل ہے۔

عملی بات

سمجھیں اور حل کریں

خالی جگہ پُر کریں:

- (۱) آخرت کے انکار کی وجہ سے انسان کے میں خرابی پیدا ہو جاتی ہے۔
- (۲) آخرت پر ایمان انسان کو پر آمادہ کرتا ہے۔
- (۳) نمازوں سے غافل رہنے والوں کے لئے ہے۔
- (۴) ہمیں اللہ ﷻ کی دی ہوئی میں دوسروں کو بھی شریک کرنا چاہیئے۔
- (۵) دکھاوا کرنے سے نیکی ہو جاتی ہے۔

درج ذیل سوالات کے جوابات دیجیئے:

۱۔ اس سورت میں کن کن لوگوں کا بُرا کردار بیان کیا گیا ہے؟

۲۔ آخرت کو جھٹلانے والے کا یتیم اور مسکین سے کیا رویہ ہوتا ہے؟

۳- کیسے نمازیوں کے لئے ہلاکت کی بُری خبر سنائی گئی ہے؟

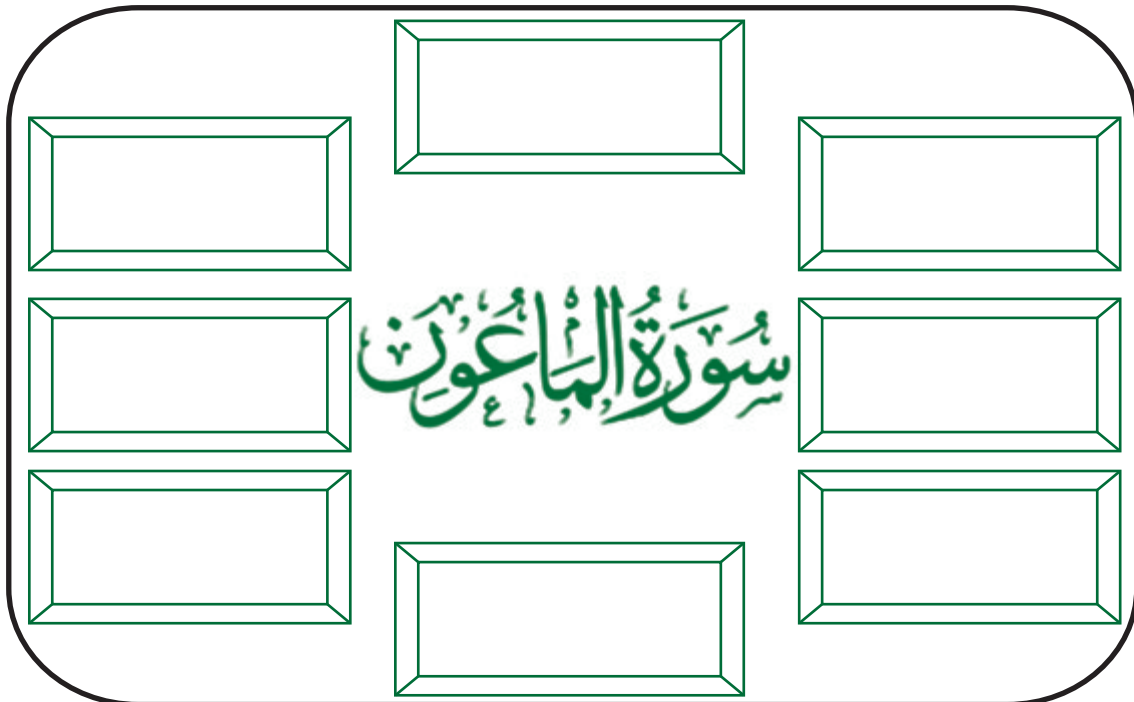
۴- آخرت کو جھٹلانے والے کس ارادہ سے نیکی کرتے ہیں؟

۵- آخرت کا یقین نہ ہونے سے انسان کے کردار پر کیا اثرات پڑتے ہیں کوئی تین باتیں لکھیں؟

معلوم کیجیے (یتم کو دھکے دینے، مسکین کو کھانا نہ کھلانے، نمازوں سے غفلت برتنے کی وضاحت اپنے اساتذہ کرام سے معلوم کریں۔)

۳ سورة الماعون سے متعلق درج ذیل الفاظ کو نیچے دیئے گئے خانوں میں لکھیے:

آخرت کا انکار، یتیموں سے محبت، دکھاوا، مسکین کو کھانا کھلانا، معمولی چیزیں نہ دینا، بُری صفات، خود غرض، عبادت سے غافل، یتیموں پر ظلم، باجماعت نماز پڑھنا، کردار میں خرابیاں





آپ نے اپنے کسی ساتھی کو جلدی نماز ادا کرتے دیکھا تو ایسی صورت میں آپ کیا کریں گے؟



گھریلو سرگرمی

- ✿ اس سورت کو ترجمہ کے ساتھ یاد کر کے اپنے گھر والوں کو سنائیں۔
- ✿ عام استعمال کی کوئی سی دس (۱۰) چیزوں کے نام لکھیں جو ہمیں ایک دوسرے کو مانگنے پر استعمال کے لئے دینی چاہئیں۔
- ✿ اپنے گھر والوں کی مدد سے اپنے محلہ کی مسجد میں ہونے والی تمام فرض نمازوں کے اوقات تحریر کریں اور ان اوقات کی پابندی کرتے ہوئے نماز ادا کرنے کی کوشش کریں۔

نماز	جماعت کا وقت
فجر	
ظہر	
عصر	
مغرب	
عشاء	
جمعہ	

دستخط والدین / سرپرست مع تاریخ:

دستخط استاد مع تاریخ:

سُورَةُ الْكَوْثَرِ

سورة الكوثر ۸۰، کل آیات: ۳، کل رکوع: ۱

شانِ نزول اور تعارف: اللہ ﷻ کے آخری رسول حضور

نبی کریم ﷺ کے بیٹوں حضرت قاسم اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہما کے انتقال پر کفار نے خوشیاں منائیں اور آپ ﷺ کو بے نام و نشان ہونے کا طعنہ دیا۔ (معاذ اللہ) اس پر اللہ ﷻ نے یہ سورت نازل فرمائی۔ اس سورت میں اللہ ﷻ نے اپنے پیارے حبیب رسول کریم ﷺ پر خاص فضل اور انعامات کا بیان فرمایا ہے۔ آپ ﷺ کو کوثر یعنی ”نہر کوثر“ اور ”خیر کثیر“ یعنی نعمتوں کی کثرت، بے شمار فضائل اور برکات عطا فرمائے جانے کا ذکر ہے۔ اس سورت میں آپ ﷺ کے دشمنوں کے بے نام و نشان ہونے کی خبر دی گئی ہے۔ ان عظیم نعمتوں پر آپ ﷺ کو اللہ ﷻ کا شکر ادا کرنے کے لئے نماز پڑھنے اور قربانی کرنے کی تلقین فرمائی گئی ہے۔ یہ قرآن حکیم کی سب سے چھوٹی سورت ہے جبکہ سورۃ البقرۃ سب سے بڑی سورت ہے۔

فرمانِ نبوی ﷺ

”بتاؤ اگر تم میں سے کسی کے دروازہ پر نہر جاری ہو جس میں سے وہ روزانہ پانچ دفعہ نہاتا ہو تو کیا اس کے جسم پر کچھ میل کچیل باقی رہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ کچھ بھی (میل کچیل) نہیں باقی رہے گا، آپ ﷺ نے فرمایا بالکل یہی مثال (پانچوں) نمازوں کی ہے، اللہ ﷻ ان کے ذریعہ سے خطاؤں کو دھو تا اور مٹاتا ہے۔“

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

إِنَّا أَنْعَمْنَا عَلَيْكَ الْكَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ
(اے نبی ﷺ!) بے شک ہم نے آپ کو کوثر عطا فرمائی۔ تو آپ اپنے رب کے لئے نماز پڑھیں
وَأَنْحَرْ ۝ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ۝
اور قربانی کریں۔ بے شک آپ کا دشمن ہی بے نسل (اور بے نام و نشان) رہے گا۔

کیا آپ جانتے ہیں

”کوثر جنت کی ایک نہر کا نام ہے جس کے دونوں کنارے سونے کے ہیں، جس کا پانی موتیوں اور یاقوت کی کنکریوں پر بہتا ہے اس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا، دودھ سے زیادہ سفید، برف سے زیادہ ٹھنڈا اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔“

علم و عمل کی باتیں

- ۱۔ اللہ ﷻ نے سب سے زیادہ انعامات آپ ﷺ پر فرمائے۔ (سورۃ الکوثر، آیت: ۱)
- ۲۔ آپ ﷺ کے خصوصی فضائل میں سے ایک آپ ﷺ کو کوثر عطا فرمانا بھی ہے۔ (سورۃ الکوثر، آیت: ۱)
- ۳۔ ہمیں اللہ ﷻ کی نعمتوں پر اس کا شکر ادا کرنا چاہیئے۔ (سورۃ الکوثر، آیت: ۲)
- ۴۔ نماز اور قربانی اللہ ﷻ کی شکر گزاری کا ذریعہ ہیں۔ (سورۃ الکوثر، آیت: ۲)
- ۵۔ رسول اللہ ﷺ کے دشمن اور گستاخ دنیا و آخرت دونوں میں بے نام و نشان رہیں گے۔ (سورۃ الکوثر، آیت: ۳)

سمجھیں اور حل کریں

خالی جگہ پُر کریں:

- (۱) اللہ ﷻ نے سب سے زیادہ انعامات پر فرمائے۔
- (۲) کوثر سے مراد جنت کی نہر بھی ہے اور بھی ہے۔
- (۳) نماز اور قربانی اللہ ﷻ کی کا ذریعہ ہیں۔
- (۴) ہمیں اللہ ﷻ کی پر اس کا شکر ادا کرنا چاہیئے۔
- (۵) قرآن حکیم کی سب سے بڑی سورت ہے۔

کوثر، قربانی کی حقیقت اور نماز کی اہمیت اپنے اساتذہ کرام سے معلوم کریں۔

کالم (الف) کے ہر جملہ کو کالم (ب) کے درست جملہ سے لکیر لگا کر ملائیں:

کالم (ب)

- آپ ﷺ کو نماز اور قربانی کا حکم دیا گیا ہے۔
- سب سے چھوٹی سورت ہے۔
- کفار نے خوشیاں منائیں۔ (معاذ اللہ)
- اللہ ﷻ کے فضل و انعامات کا بیان ہے۔
- بے نام و نشان ہونے کا طعنہ دیا۔

کالم (الف)

- رسول اللہ ﷺ کے بیٹوں کے انتقال پر
- کفار نے آپ ﷺ کو
- سورۃ الکوثر میں نبی کریم ﷺ پر
- سورۃ الکوثر میں
- سورۃ الکوثر قرآن حکیم کی

نبی کریم ﷺ کے دور کے گستاخ اس طرح ذلیل و خوار اور تباہ و برباد ہوئے کہ ان کا نام و نشان بالکل مٹ گیا۔ واضح رہے کہ ہر دور کے گستاخوں کے ساتھ ایسا ہی معاملہ ہو گا۔ جو بھی آپ ﷺ کی شان میں گستاخی یا آپ ﷺ کی مخالفت کرے گا اس کے لئے خیر سے محرومی مقدر ہے اور وہ ذلیل و رسوا ہو کر رہے گا۔

عملی بات

درج ذیل سوالات کے جوابات دیجیے:

۱- حدیث شریف میں نماز کے بارے میں کیا بتایا گیا ہے؟

۲- خیر کثیر سے کیا مراد ہے؟

۳- سورۃ الکوفہ میں آپ ﷺ کے دشمنوں کے بارے میں کیا خبر دی گئی ہے؟

سوچیے!!!

کبھی آپ کے دوست قربانی کے جانوروں کو تنگ کر رہے ہوں تو ایسی صورت میں آپ کیا کریں گے؟

گھریلو سرگرمی



اس سورت کو ترجمہ کے ساتھ یاد کر کے اپنے گھر والوں کو سنائیں۔

سیرت النبی ﷺ کی کتاب سے آپ ﷺ کے کوئی پانچ معجزات تلاش کر کے لکھیں۔

کسی صاحب علم سے اللہ ﷻ کی عطا فرمائی ہوئی نعمتوں پر شکر ادا کرنے کے کوئی پانچ طریقے لکھیں۔

دستخط والدین / سرپرست مع تاریخ:

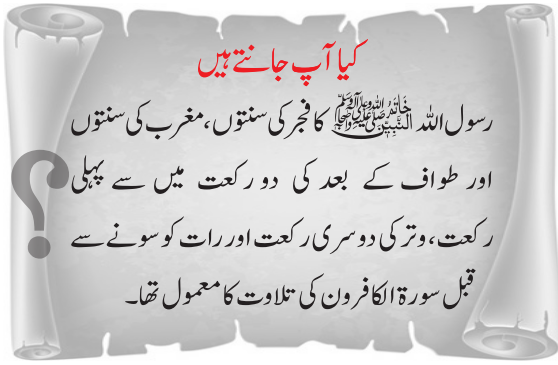
دستخط استاد مع تاریخ:

سُورَةُ الْكَافِرُونَ

سورة الكافرون ۱۰۹، کل آیات: ۶، کل رکوع: ۱

شانِ نزول اور تعارف: کفارِ مکہ جب نبی کریم ﷺ کو زبانی

اور جسمانی تشدد کے باوجود توحید کی دعوت سے نہ روک سکے تو انہوں نے سودے بازی کی پیشکش کی۔ انہوں نے کہا کہ ایک سال ہم آپ کے معبود یعنی اللہ ﷻ کی عبادت کرتے ہیں اور ایک سال آپ ہمارے بتوں کی عبادت کریں (معاذ اللہ)۔ اس بات کے جواب میں یہ سورت نازل ہوئی۔ اس سورت میں رسول اللہ ﷺ کے ذریعہ کفار کو توحید یعنی ”ایک اللہ کی عبادت“ کی دعوت دی گئی ہے نیز بت پرستی اور شرک کا صاف انکار کیا گیا ہے۔ آپ ﷺ نے جب یہ سورت کفار کو سنائی تو وہ اس بات سے مایوس ہو گئے کہ آپ ﷺ کبھی ان کی بات مانیں گے۔



کیا آپ جانتے ہیں

رسول اللہ ﷺ کا فجر کی سنتوں، مغرب کی سنتوں اور طواف کے بعد کی دو رکعت میں سے پہلی رکعت، وتر کی دوسری رکعت اور رات کو سونے سے قبل سورة الكافرون کی تلاوت کا معمول تھا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ	أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ
اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے	میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطانِ مردود سے
قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكَافِرُونَ ۝ لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ ۝ وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ	قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكَافِرُونَ ۝ لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ ۝ وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ
(اے نبی ﷺ!) آپ فرما دیجیے کہ اے کافرو! میں عبادت نہیں کرتا جن (بتوں) کی تم عبادت کرتے ہو۔ اور نہ تم عبادت کرنے والے ہو	(اے نبی ﷺ!) آپ فرما دیجیے کہ اے کافرو! میں عبادت نہیں کرتا جن (بتوں) کی تم عبادت کرتے ہو۔ اور نہ تم عبادت کرنے والے ہو
مَاۤ اَعْبُدُ ۝ اَنَا۠ عٰبِدُ ۝ مَاۤ اَعْبُدُ ۝	مَاۤ اَعْبُدُ ۝ اَنَا۠ عٰبِدُ ۝ مَاۤ اَعْبُدُ ۝
جس (اللہ) کی میں عبادت کرتا ہوں۔ اور (میں پھر کہتا ہوں کہ) میں عبادت کرنے والا نہیں اُن (بتوں کی) جن کی تم نے عبادت کی۔	جس (اللہ) کی میں عبادت کرتا ہوں۔ اور (میں پھر کہتا ہوں کہ) میں عبادت کرنے والا نہیں اُن (بتوں کی) جن کی تم نے عبادت کی۔
وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ ۝ مَاۤ اَعْبُدُ ۝ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۝	وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ ۝ مَاۤ اَعْبُدُ ۝ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۝
اور نہ تم عبادت کرنے والے ہو جس (اللہ) کی میں عبادت کرتا ہوں۔ تمہارے لئے تمہارا دین ہے اور میرے لئے میرا دین ہے۔	اور نہ تم عبادت کرنے والے ہو جس (اللہ) کی میں عبادت کرتا ہوں۔ تمہارے لئے تمہارا دین ہے اور میرے لئے میرا دین ہے۔

ہمیں ہر اس عمل سے بچنا چاہیے جس سے اللہ ﷻ اور اس کے رسول ﷺ نے منع فرمایا ہو۔ ساتھ ساتھ ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ دین کی تعلیمات اور احکامات میں باطل اور ناحق باتوں کو بالکل شامل نہ ہونے دیا جائے۔

عملی بات

فرمانِ نبوی ﷺ

”جس آدمی میں یہ تین باتیں ہوں گی وہ ان کی وجہ سے ایمان کی لذت پائے گا۔ پہلی یہ کہ اسے اللہ ﷻ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت دنیا کی تمام چیزوں سے زیادہ ہو۔ دوسری یہ کہ کسی بندے اس کی محبت محل اللہ ﷻ (کی رضا) کے لئے ہو۔ تیسری یہ کہ جب اسے اللہ ﷻ نے کفر سے نکال کر ایمان سے نوازا ہے تو اب وہ اسلام سے پھر جانے کو اتنا ہی برا جانتے جتنا آگ میں ڈالے جانے کو۔“

علم و عمل کی باتیں

- ۱۔ ہمیں دین کی دعوت بالکل واضح طور پر پیش کرنی چاہیئے۔ (سورۃ الکافرون، آیت: ۱)
- ۲۔ اللہ ﷻ کی عبادت سے انکار کرنا کفر ہے۔ (سورۃ الکافرون، آیات: ۱، ۳، ۵)
- ۳۔ اللہ ﷻ کی عبادت میں کسی کو بھی شریک نہیں کیا جاسکتا۔ (سورۃ الکافرون، آیات: ۲، ۴)
- ۴۔ دین کے معاملہ میں حق و باطل کی دوستی ممکن نہیں ہے۔ (سورۃ الکافرون، آیت: ۶)
- ۵۔ لغوی اعتبار سے دین کا معنی و مفہوم ہے ”قانون اور طریقہ“ اور اصطلاحی اعتبار سے دین کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ ﷻ کا مخلوق کے لئے عطا کردہ قانون اور طریقہ زندگی۔ (سورۃ الکافرون، آیت: ۶)

سمجھیں اور حل کریں

۱۔ خالی جگہ پُر کریں:

- (۱) ہمیں کی دعوت بالکل واضح طور پر پیش کرنی چاہیئے۔
- (۲) کفار کہ رسول اللہ ﷺ کو کی دعوت سے نہ روک سکے۔
- (۳) دین کے لغوی معنی ہیں ۔
- (۴) دین کے معاملہ میں حق و باطل کی ممکن نہیں ہے۔
- (۵) حضور نبی کریم ﷺ نماز و تہ کی دوسری رکعت میں کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

۲۔ کالم (الف) کے ہر جملہ کو کالم (ب) کے درست جملہ سے لکیر لگا کر ملائیں:

کالم (ب)

- ❁ بتوں کی عبادت کرتے تھے۔
- ❁ شرک کو قبول نہیں کرنا چاہیئے۔
- ❁ بت پرستی اور شرک کا صاف انکار کیا گیا ہے۔
- ❁ شرک کہتے ہیں۔
- ❁ میرے لئے میرا دین۔

کالم (الف)

- ❁ تمہارے لئے تمہارا دین اور
- ❁ اللہ ﷻ کے ساتھ کسی اور کی عبادت کرنے کو
- ❁ کفار کہ
- ❁ سورۃ الکافرون میں
- ❁ ہمیں کسی قیمت پر

سوچیے!!!

آپ اپنے سارے کام بہت اچھے طریقہ سے کرتے ہیں۔ سب لوگ آپ سے خوش بھی ہیں۔ لیکن آپ کا کوئی ہم جماعت کبھی آپ کو کسی اچھے کام کو چھوڑ کر کوئی بُرا کام کرنے کو کہتا ہے جس سے لوگ ناراض ہو سکتے ہیں تو ایسی صورت میں آپ کیا کریں گے؟

معلوم کیجیے

کافر کسے کہتے ہیں؟ سُفار سے آپ ﷺ نے کیوں فرمایا کہ ”اور نہ تم عبادت کرنے والے ہو جس (اللہ) کی میں عبادت کرتا ہوں۔“ اور ”تمہارے لئے تمہارا دین ہے اور میرے لئے میرا دین ہے“ سے کیا مراد ہے؟ ان سوالوں کی وضاحت اپنے اساتذہ کرام سے معلوم کریں۔



درج ذیل سوالات کے جوابات دیجیے:

۱- اس سورت میں جو آیت دہرائی گئی ہے اس کا ترجمہ لکھیں۔

۲- اس سورت میں سردارانِ قریش نے اللہ ﷻ کے رسول ﷺ سے کیا مطالبہ کیا؟

۳- اس سورت میں حضور نبی کریم ﷺ نے کس کی عبادت کرنے سے انکار فرمایا؟

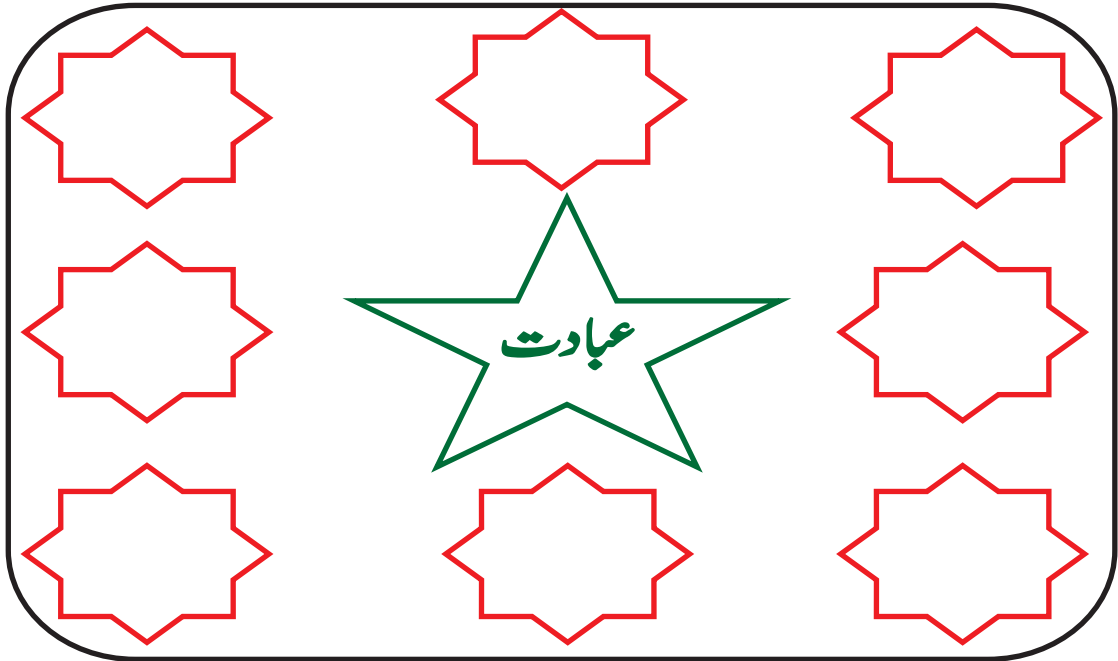
گھریلو سرگرمی



اس سورت کو ترجمہ کے ساتھ یاد کر کے اپنے گھر والوں کو سنائیں۔

کسی صاحبِ علم سے معلوم کر کے غیر مسلموں کو دین کی دعوت دینے کے کوئی دو طریقے لکھیں۔

اللہ ﷻ کی عبادت کو ظاہر کرنے والے کوئی آٹھ (۸) اعمال نیچے دیئے گئے خانوں میں لکھیں۔



دستخط والدین / سرپرست مع تاریخ:

دستخط استاد مع تاریخ:

سُورَةُ النَّصْرِ

سورة النصر ۱۱۰، کل آیات: ۳، کل رکوع: ۱

فرمان نبوی ﷺ

”ہر تَسْبِيح (سُبْحَانَ اللَّهِ کہنا) صدقہ ہے
 ہر تَكْبِير (اللَّهُ أَكْبَرُ کہنا) صدقہ ہے
 ہر تَحْمِيد (الْحَمْدُ لِلَّهِ کہنا) صدقہ ہے
 ہر تَهْلِيل (لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہنا) صدقہ ہے۔“

شان نزول اور تعارف: یہ سورت نبی کریم ﷺ کی حیات مبارکہ کے آخری دور میں نازل ہوئی۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ اہل ایمان کو فتح مکہ کے ساتھ ساتھ اور بھی فتوحات حاصل ہوں گی۔ اللہ ﷻ کا دین غالب ہو گا۔ لوگ بڑی تعداد میں اللہ ﷻ کے دین میں داخل ہوں گے۔ اس سورت میں رسول اللہ ﷺ کے عظیم مشن یعنی دین اسلام کے غالب ہو جانے کا ذکر ہے۔ آخر میں آپ ﷺ کو اللہ ﷻ کی تسبیح اور حمد و ثنا کرنے اور استغفار کرنے کی تلقین فرمائی گئی ہے۔ اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ نبیہا فرماتی ہیں ”کہ حضور ﷺ اپنے رکوع اور سجدوں میں کثرت سے سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي“ اے ہمارے رب تیری ذات پاک ہے، اور تیری حمد کے ساتھ ہم تیری تسبیح بیان کرتے ہیں، اے اللہ تو مجھے بخش دے“ پڑھتے تھے۔

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطانِ مردود سے	اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے
إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ	وَرَأَيْتَ النَّاسَ
(اے نبی ﷺ!) جب اللہ کی مدد اور فتح آجائے۔	اور آپ لوگوں کو دیکھیں
يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ	فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ
کہ وہ فوج در فوج اللہ کے دین میں داخل ہو رہے ہیں۔	تو آپ اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کیجیے
وَأَسْتَغْفِرْ لَهُ	كَانَ تَوَّابًا
اور اُس سے مغفرت طلب کریں بے شک وہ بہت زیادہ توبہ قبول فرمانے والا ہے۔	

کیا آپ جانتے ہیں

فتح مکہ کا واقعہ رمضان المبارک سن ۸ ہجری (بمطابق جنوری ۶۳۰ء) کا ہے۔ جب آپ ﷺ دس ہزار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا لشکر لے کر مکہ مکرمہ پہنچے۔ اللہ ﷻ نے مسلمانوں کو بغیر کسی بڑی جنگ کے عظیم فتح عطا فرمائی۔

علم و عمل کی باتیں

- ۱۔ جس طرح اللہ ﷻ نے اپنے پیارے رسول خاتم النبیین احمد مجتبیٰ علیہ السلام کی مدد فرمائی اسی طرح وہ آپ ﷺ پر ایمان لانے والوں کی بھی ضرور مدد فرمائے گا۔ (سورۃ النصر، آیت: ۱)
- ۲۔ اللہ ﷻ دین کی محنت کرنے والوں کو دنیا میں بھی فتح عطا فرماتا ہے۔ (سورۃ النصر، آیت: ۲)
- ۳۔ دین کا غلبہ لوگوں کے لئے دین کو قبول کرنے کا ذریعہ بنتا ہے۔ (سورۃ النصر، آیت: ۲)
- ۴۔ اللہ ﷻ اپنے بندوں پر بہت مہربان ہے وہ ان کی توبہ کو بہت زیادہ قبول فرمانے والا ہے۔ (سورۃ النصر، آیت: ۳)
- ۵۔ ہمیں اللہ ﷻ کی تسبیح، حمد اور استغفار کا کثرت سے اہتمام کرنا چاہیئے۔ (سورۃ النصر، آیت: ۳)

جب اللہ ﷻ انسان کو اس کے مقصد میں کامیاب فرمائے تو اسے چاہیئے کہ کامیابی پر اترنے کے بجائے اسے اللہ ﷻ کا فضل سمجھے۔ اللہ ﷻ کا شکر بھی ادا کرے اور اپنے گناہوں پر بخشش کا سوال بھی کرتا رہے۔

عملی بات

سمجھیں اور حل کریں

کالم (الف) کے ہر جملہ کو کالم (ب) کے درست جملہ سے لکیر لگا کر ملائیں:

کالم (ب)

- ❁ دس ہزار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا لشکر لے کر مکہ مکرمہ پہنچے۔
- ❁ اور اس سے مغفرت مانگنے کا حکم دیا گیا ہے۔
- ❁ اور فتح کی خوشخبری دی گئی ہے۔
- ❁ خاص طور پر فتح مکہ کا ذکر ہے۔
- ❁ دین میں فوج در فوج داخل ہوئے۔

کالم (الف)

- ❁ سورۃ النصر میں اللہ ﷻ کی مدد
- ❁ سورۃ النصر میں دیگر فتوحات کے ساتھ
- ❁ فتح مکہ کے بعد لوگ اللہ ﷻ کے
- ❁ سورۃ النصر میں اللہ ﷻ کی تسبیح کرنے
- ❁ فتح مکہ کے موقع پر آپ ﷺ

خالی جگہ پُر کریں:

- (۱) اللہ ﷻ دین کی اشاعت کے لئے کوشش کرنے والوں کو [] میں بھی فتح عطا فرماتا ہے۔
- (۲) اللہ ﷻ اپنے بندوں کی توبہ بہت زیادہ [] فرمانے والا ہے۔
- (۳) فتح مکہ کا واقعہ [] بحری کا ہے۔
- (۴) دین کا [] لوگوں کے لئے دین کو قبول کرنے کا ذریعہ بنتا ہے۔
- (۵) سورۃ النصر حضور ﷺ کی حیات مبارکہ کے [] میں نازل ہوئی۔



دین اللہ، حمد، تسبیح، استغفار، توبہ کی وضاحت اپنے اساتذہ کرام سے معلوم کریں۔

معلوم کیجیے



درج ذیل سوالات کے جوابات دیجیے:

۳

۱- جب اللہ ﷻ انسان کو کسی مقصد میں کامیاب فرمائے تو اسے کیا کرنا چاہیے؟

۲- سورۃ النصر سے متعلق کوئی تین باتیں تحریر کریں۔

۳- رسول اللہ ﷺ رکوع اور سجدوں میں کثرت سے کیا پڑھتے تھے؟



اگر کسی کو نذر پروگرام میں آپ نے سب سے زیادہ نمبر حاصل کر کے کامیابی حاصل کر لی تو ایسی صورت میں مقابلہ میں شریک دیگر طلبہ کے ساتھ آپ کا رویہ کیسا ہوگا؟

گھریلو سرگرمی



اس سورت کو ترجمہ کے ساتھ یاد کر کے اپنے گھر والوں کو سنائیں۔

شہر مکہ مکرمہ کی چند جدید اور قدیم تصاویر جمع کر کے چارٹ پر لگائیں۔

گھر والوں کی مدد سے فتح مکہ کا واقعہ سیرت النبی ﷺ کی کسی کتاب سے پڑھ کر اپنے دوستوں کو سنائیں۔

دستخط والدین / سرپرست مع تاریخ:

دستخط استاد مع تاریخ:

سُورَةُ الْاَلْهَبِ

سورة الھب ۱۱۱، کل آیات: ۵، کل رکوع: ۱

شان نزول اور تعارف: اس سورت میں اللہ ﷻ کے حبیب ﷺ کے دشمنوں کا انجام بیان ہوا ہے۔ انہیں دنیا و آخرت میں ناکامی کی خبر دی گئی ہے۔ جب آپ ﷺ کو اللہ ﷻ نے علانیہ اسلام کی دعوت دینے کا حکم فرمایا تو آپ ﷺ صفا کے پہاڑ پر تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ نے اس دور کے طریقہ کے مطابق لوگوں کو پکار کر جمع فرمایا۔ جب لوگ جمع ہو گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا ”اے لوگو! اگر میں تم سے یہ کہوں کہ اس پہاڑ کے پیچھے ایک فوج ہے جو تم پر حملہ کرنا چاہتی ہے تو کیا تم میری بات کا یقین کرو گے؟“ لوگوں نے جواب دیا کہ بے شک ہم آپ کی بات کا یقین کریں گے کیوں کہ آپ سچے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا ”لوگو! ایک اللہ ﷻ کی عبادت کرو، میں اللہ ﷻ کا رسول ہوں اور تمہیں آخرت کے انجام سے ڈرانے آیا ہوں۔“ اس پر آپ ﷺ کا سگا چچا ابو لہب ناراض ہو کر بولا کہ تمہارے لئے ہلاکت ہو (معاذ اللہ) کیا تم نے ہمیں اس لئے یہاں جمع کیا تھا؟

ابو لہب کی طرف سے رسول اللہ ﷺ کی گستاخی کرنے پر اللہ ﷻ نے اس سورت کو نازل فرمایا۔ جس میں ابو لہب اور اس کی بیوی اُمّ جمیل کی سخت مذمت کی گئی ہے۔ اُمّ جمیل آپ ﷺ کے راستہ میں کانٹے بچھاتی اور چغلی کھا کر آپ ﷺ کو تکلیفیں پہنچا کرتی تھی۔ اللہ ﷻ نے ابو لہب اور اس کی بیوی دونوں کو دنیا اور آخرت میں شدید عذاب کی عبرتناک خبر سنائی ہے۔

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ
میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطانِ مردود سے	اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے
تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ ۚ	مَا أَغْنَىٰ عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ ۚ
ابو لہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ ہلاک ہو جائے۔ نہ اُس کا مال اس کے کچھ کام آیا اور نہ وہ جو اُس نے کمایا۔	
سَيَصْلَىٰ نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۚ	وَأَمْرَأَتُهُ ۖ حَمَّالَةَ ۚ
وہ جلد شعلوں والی آگ میں جلے گا۔ اور اُس کی بیوی (بھی آگ میں ہوگی) لکڑیاں (ایندھن) اٹھائے پھرتی رہنے والی۔	
فِي جِيدِهَا حَبْلٌ ۚ	مِّن مَّسَدٍ ۚ
اُس کی گردن میں کھجور کی چھال کی بٹی ہوئی رسی ہوگی۔	

دنیاوی مال و دولت، عزت، شان و شوکت کو نجات کا ذریعہ نہیں سمجھنا چاہیے۔ بلکہ یاد رکھنا چاہیے کہ ایمان اور نیک اعمال ہی اللہ ﷻ کے فضل سے نجات کا ذریعہ بنیں گے۔

عملی بات

علم و عمل کی باتیں

- ۱۔ اللہ ﷻ اور اس کے رسول ﷺ کے دشمن دنیا اور آخرت میں تباہ اور برباد ہونے والے ہیں۔ (سورۃ الہلب، آیت: ۱)
- ۲۔ اللہ ﷻ اپنے رسول ﷺ کے گستاخوں کو خود جواب اور عبرتناک سزا دیتا ہے۔ (سورۃ الہلب، آیت: ۱)
- ۳۔ ایمان والوں ہی کو ان کے نیک اعمال اور اللہ ﷻ کی راہ میں دیا ہوا مال آخرت میں کام آئے گا۔ (سورۃ الہلب، آیت: ۲)
- ۴۔ انبیاء کرام علیہم السلام اور بالخصوص نبی کریم ﷺ کی توہین کرنے والوں کے لئے جہنم کی آگ کا عذاب ہے۔ (سورۃ الہلب، آیات: ۴، ۳)
- ۵۔ دین اسلام کو قبول نہ کرنے والوں اور اللہ ﷻ کی راہ میں رکاوٹ ڈالنے والوں کے لئے بہت ہی بُرا انجام ہے۔ (سورۃ الہلب، آیات: ۵ تا ۳)
- ۶۔ آخرت میں انسان کا انجام اس کے عقیدے اور عمل کے مطابق ہو گا۔ (سورۃ الہلب، آیات: ۵ تا ۳)

سمجھیں اور حل کریں

خالی جگہ پُر کریں:

- (۱) سورۃ الہلب میں حضور ﷺ کے [] کا انجام بیان ہوا ہے۔
- (۲) آخرت میں انسان کا انجام اُس کے [] کے مطابق ہو گا۔
- (۳) آپ ﷺ اسلام کی دعوت دینے کے لئے [] پہاڑ پر تشریف لے گئے۔
- (۴) انبیاء کرام علیہم السلام اور بالخصوص نبی کریم ﷺ کی توہین کرنے والوں کے لئے [] کا عذاب ہے۔
- (۵) اُمّ جمیل آپ ﷺ کے راستہ میں [] بچھاتی تھی۔

ابولہب کے معنی، ابولہب کی کمائی، لکڑیاں اٹھانے والی اور بٹی ہوئی رسی کی وضاحت اپنے اساتذہ کرام سے معلوم کریں۔

معلوم کیجیے

درج ذیل سوالات کے جوابات دیجیے:

- ۱۔ اللہ ﷻ نے سورۃ الہلب کیوں نازل فرمائی؟

- ۲۔ ابولہب پر لعنت کا سلسلہ کس طرح جاری ہے؟

۳- اہل مکہ سے آپ ﷺ کے خطاب کی کوئی دو باتیں تحریر کریں؟

۴- اپنے اساتذہ کرام سے ابو لہب اور اُمّ جمیل کے بارے میں معلوم کر کے دونوں کے عبرت ناک انجام پر ایک مضمون تحریر کریں۔

کیا آپ جانتے ہیں

قرآن حکیم کی یہ پیش گوئی کہ رسول اللہ ﷺ کو غلبہ حاصل ہوگا اور آپ ﷺ کا دشمن بے نام و نشان رہے گا حرف بہ حرف پوری ہوئی۔ آج دنیا میں ابو لہب کا نام لینے والا کوئی نہیں۔ البتہ اس پر لعنت کا سلسلہ جاری ہے۔ مسلمان جب بھی اپنی نمازوں میں سورۃ الہب کی تلاوت کرتے ہیں تو اس دشمن اور گستاخ رسول پر لعنت کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔

فرمان نبوی ﷺ

”دوزخ والوں میں سب سے ہلکا عذاب اس آدمی کو ہو گا جسے آگ کی دو جوتیاں تسموں سمیت پہنائی جائیں گی جس سے اس کا دماغ کھول رہا ہو گا۔ جس طرح ہانڈی میں پانی جوش سے کھولتا ہے وہ سمجھ رہا ہو گا کہ اسے سب سے سخت عذاب دیا گیا ہے حالانکہ اسے سب سے ہلکا عذاب دیا گیا ہو گا۔“

سوچیے!!!

کوئی آپ کو کبھی اسکول یا محلہ میں تنگ کرتا ہے مثلاً کچرا پھینکتا ہے یا دھکے دیتا ہے تو ایسی صورت میں آپ کیا کریں گے؟

گھریلو سرگرمی



- ✿ اس سورت کو ترجمہ کے ساتھ یاد کر کے اپنے گھر والوں کو سنائیں۔
- ✿ کسی صاحب علم سے معلوم کر کے رسول اللہ ﷺ کے تین دشمنوں کے نام اور ان کا انجام لکھیں۔
- ✿ اللہ ﷻ کی راہ میں پہنچنے والی تکلیفوں پر آپ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا کیا رویہ ہوتا تھا۔ کوئی پانچ باتیں معلوم کر کے تحریر کریں۔

دستخط والدین / سرپرست مع تاریخ:

دستخط استاد مع تاریخ:

سُورَةُ الْاِخْلَاصِ

سورة الاخلاص ۱۱۲، کل آیات: ۴، کل رکوع: ۱



شان نزول اور تعارف: یہ سورت رسول اللہ ﷺ کی مکی زندگی کے ابتدائی دور میں نازل ہوئی۔ یہودیوں اور عیسائیوں نے اپنے انبیاء کرام علیہم السلام کو اللہ ﷻ کا بیٹا بنایا اور مکہ کے مشرکین نے فرشتوں کو اللہ ﷻ کی بیٹیاں قرار دیا۔ مکہ والے آپ ﷺ سے اللہ ﷻ کے خاندان کے بارے میں پوچھتے تھے ان سب غلط باتوں کا اس سورت میں جواب دیا گیا ہے۔ بعد میں عرب کے دیگر لوگ بھی نبی کریم ﷺ سے اسی طرح کے سوال کرتے، کبھی مدینہ طیبہ کے یہود نے اللہ ﷻ کی صفات کے بارے میں سوال پوچھا کہ اللہ ﷻ کیا ہے؟ اس کی جنس کیا ہے؟ کیا وہ سونا، چاندی یا پیتل سے بنا ہوا ہے؟ کیا وہ

کچھ کھاتا اور پیتا ہے؟ اللہ ﷻ کو دنیا کی وراثت کس سے ملی اور اللہ ﷻ کے بعد دنیا کا وارث کون ہوگا؟ کبھی نصاریٰ اللہ ﷻ کے تعارف کے بارے میں سوال کرتے۔ چنانچہ ان سب سوالوں کے جواب میں آپ ﷺ نے ان کو سورة الاخلاص پڑھ کر سنائی۔ اس سورت میں توحید کا بیان یعنی اللہ ﷻ کا تعارف کرایا گیا ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ ﷻ ایک ہے اس کا نہ کوئی باپ ہے اور نہ کوئی اولاد ہے اور نہ ہی کوئی کسی بھی اعتبار سے اس جیسا ہے۔

أَعُوذُ	بِاللّٰهِ	مِنَ	الشَّيْطَانِ	الرَّجِيمِ
میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں	شیطان	مردود	سے	

قُلْ	هُوَ	اللّٰهُ	أَحَدٌ	اللّٰهُ	الصَّمَدُ	لَمْ	يَلِدْ	وَلَمْ	يُؤَلَّدْ
------	------	---------	--------	---------	-----------	------	--------	--------	-----------

(اے نبی ﷺ!) آپ فرمادیجئے وہ اللہ ایک (ہی) ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ وہ کسی کا باپ ہے اور نہ وہ کسی کا بیٹا ہے۔

وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ

اور نہ کوئی اُس کے برابر ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں



آپ ﷺ کا فجر کی سنتوں، مغرب کی سنتوں اور طواف کے بعد کی دو رکعت میں سے دوسری، وتر کی تیسری رکعت، اور رات کو سونے سے قبل سورة الاخلاص کی تلاوت کا معمول تھا۔

علم و عمل کی باتیں

- ۱- ہمیں صرف اللہ ﷻ ہی کی عبادت کرنی چاہیے کیونکہ وہی سچا معبود ہے۔ (سورۃ الاخلاص، آیت: ۱)
- ۲- اللہ ﷻ نے اپنی توحید کا اعلان اپنے نبی حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی زبان مبارک سے کرایا۔ (سورۃ الاخلاص، آیت: ۱)
- ۳- اللہ ﷻ کو ہماری عبادت کی کوئی ضرورت نہیں۔ اس کی عبادت کا فائدہ ہمیں ہی ہوگا۔ (سورۃ الاخلاص، آیت: ۲)
- ۴- سب مخلوق اللہ ﷻ کی محتاج ہے اور وہ کسی کا بھی محتاج نہیں۔ (سورۃ الاخلاص، آیت: ۲)
- ۵- اولاد کی ضرورت تو انسانوں کو ہوتی ہے۔ اللہ ﷻ کو ایسی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ (سورۃ الاخلاص، آیت: ۳)
- ۶- کوئی کسی بھی اعتبار سے اللہ ﷻ کے برابر نہیں ہے۔ (سورۃ الاخلاص، آیت: ۴)

سمجھیں اور حل کریں

کالم (الف) کے ہر جملہ کو کالم (ب) کے درست جملہ سے لکیر لگا کر ملائیں:

کالم (ب)

- اللہ ﷻ کے برابر نہیں ہے۔
- فائدہ ہمیں ہی ہوگا۔
- اللہ ﷻ کی صفات کے بارے میں سوال پوچھا۔
- ایک تہائی قرآن قرار دیا۔
- توحید کا بیان ہے۔

کالم (الف)

- آپ ﷺ نے سورۃ الاخلاص کو
- سورۃ الاخلاص میں
- اللہ ﷻ کی عبادت کا
- کوئی کسی بھی اعتبار سے
- مدینہ طیبہ کے یہود نے آپ ﷺ سے

خالی جگہ پُر کریں:

- (۱) صمد کے معنی [] ہیں۔
- (۲) یہودیوں اور عیسائیوں نے اپنے [] کو اللہ ﷻ کا بیٹا قرار دیا۔
- (۳) اولاد کی ضرورت تو [] کو ہوتی ہے۔
- (۴) مکہ کے مشرکین نے [] کو اللہ ﷻ کی بیٹیاں قرار دیا۔
- (۵) سب [] اللہ ﷻ کی محتاج ہے۔

کائنات میں کوئی بھی کسی بھی لحاظ سے اللہ ﷻ کے برابر نہیں ہے۔ اللہ ﷻ ہی کا حق ہے کہ اسی کی عبادت کی جائے اور لوگ پوری زندگی حضور نبی کریم ﷺ کی اتباع کرتے ہوئے اللہ ﷻ کے احکامات پر عمل کریں۔

عملی بات



صدقہ (بے نیاز) کی وضاحت اور اس سورت کو ایک تہائی قرار دینے کی وجہ اپنے اساتذہ کرام سے معلوم کریں۔

معلوم کیجیے



درج ذیل سوالات کے جوابات دیجیے:

۳

۱- ہم پر اللہ ﷻ کا کیا حق ہے؟

۲- مدینہ کے یہود اللہ ﷻ کی صفات کے بارے میں جو سوالات کیا کرتے تھے ان میں سے کوئی تین لکھیں؟

۳- حضور ﷺ کا سورۃ الاخلاص کی تلاوت کا معمول کیا تھا؟

سوچیے!!!

اگر کوئی غیر مسلم آپ سے اللہ ﷻ کے تعارف کے بارے میں سوال کرے تو ایسی صورت میں آپ اسے کیا بتائیں گے؟

گھریلو سرگرمی



اس سورت کو ترجمہ کے ساتھ یاد کر کے اپنے گھر والوں کو سنائیں۔

اپنے گھر والوں کی مدد سے لفظ ”قُلْ“ سے شروع ہونے والی پانچ سورتوں کے نام بتائیں۔

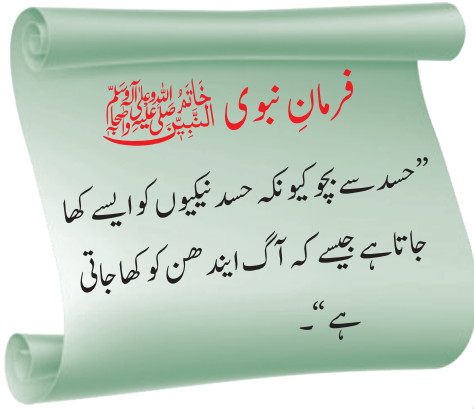
کسی صاحب علم سے سورۃ الاخلاص کے کوئی تین نام معلوم کریں۔

دستخط والدین / سرپرست مع تاریخ:

دستخط استاد مع تاریخ:

سُورَةُ الْفَلَقِ اور سُورَةُ النَّاسِ

تعارف: قرآن حکیم کے آخر میں دو سورتیں ہیں جنہیں ”مُعَوِّذَتَيْنِ“ یعنی دو پناہ دینے والی سورتیں کہا جاتا ہے۔ یہ سورتیں جادو، شیطان، جنات اور ہر قسم کے شر سے بچنے کے لئے بہت اہم ہیں۔ ان سورتوں کے ذریعے ہم اللہ ﷻ کی پناہ حاصل کرتے ہیں۔ سورۃ الفلق میں ہمارے باہر کی بُرائیوں جیسے اندھیری رات، جادو، حسد وغیرہ کی بُرائی اور نقصان سے اللہ ﷻ کی پناہ حاصل کرنے کی دعائیں سکھائی گئی ہیں۔



سورۃ الناس میں ہمارے اندر کی بُرائیوں جیسے شیطان اور اس کے وسوسے کی بُرائی اور نقصان سے اللہ ﷻ کی پناہ حاصل کرنے کی دعائیں سکھائی گئی ہیں۔ نبی کریم ﷺ یہ دونوں سورتیں ہر فرض نماز کے بعد اور رات کو سونے سے پہلے پڑھا کرتے تھے۔ مزید برآں آپ ﷺ طبیعت کی ناسازی کے موقع پر بھی دونوں سورتوں کو پڑھ کر اپنے اوپر دم کیا کرتے تھے۔

سُورَةُ الْفَلَقِ

سورة الفلق ۱۱۳، کل آیات: ۵، کل رکوع: ۱

أَعُوذُ	بِاللّٰهِ	مِنْ	الشَّيْطَانِ	الرَّجِيمِ	بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيمِ
میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں	شیطان	مردود سے			اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے			
قُلْ	أَعُوذُ	بِرَبِّ	الْفَلَقِ	مِنْ	شَرِّ	مَا	خَلَقَ	
(اے نبی ﷺ!)	آپ فرمادیجئے	میں صبح کے رب کی پناہ میں آتا ہوں۔	ہر اُس چیز کے شر سے جو اُس (اللہ) نے پیدا فرمائی۔					
وَمِنْ	شَرِّ	غَاسِقٍ	إِذَا	وَقَبَّ	وَمِنْ	شَرِّ	النَّفَّٰثِ	فِي
اور اندھیری رات کے شر سے جب وہ چھا جائے۔	اور گریہوں میں پھونکیں مارنے والیوں کے شر سے۔							
وَمِنْ	شَرِّ	حَاسِدٍ	إِذَا	حَسَدَ				
اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرنے لگے۔								

سُورَةُ النَّاسِ

سورة الناس ۱۱۴، کل آیات: ۶، کل رکوع: ۱

أَعُوذُ	بِاللّٰهِ	مِنْ	الشَّيْطَانِ	الرَّجِيمِ	بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيمِ
میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے					اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے			
قُلْ	أَعُوذُ	بِرَبِّ	النَّاسِ	مَلِكِ	النَّاسِ	إِلٰهِ	النَّاسِ	
(اے نبی ﷺ!) آپ فرما دیجیے میں لوگوں کے رب کی پناہ میں آتا ہوں۔ لوگوں کے بادشاہ کی۔ لوگوں کے معبود کی۔								
مِنْ	شَرِّ	الْوَسْوَاسِ	الْخَنَّاسِ	الَّذِي	يُوسْوِسُ	فِي	صُدُورِ	النَّاسِ
وسوسہ ڈالنے والے پیچھے ہٹ جانے والے (شیطان) کے شر سے۔ وہ جو لوگوں کے سینوں میں وسوسہ ڈالتا ہے۔								
مِنْ	الْجِنَّةِ	وَالنَّاسِ						
			(چاہے وہ) جنوں میں سے ہو یا انسانوں میں سے۔					

کیا آپ جانتے ہیں

قرآن حکیم کا آغاز بھی دعائیہ سورۃ الفاتحہ سے ہوا ہے اور اختتام پر بھی ان دونوں سورتوں میں دعائیں سکھائی گئی ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ ہدایت کے حصول اور ہر شر سے بچنے کے لئے بھی اللہ ﷻ سے مستقل دعا مانگنے کا اہتمام کرنا چاہیے۔

ان سورتوں کی برکتوں سے فیض اور شفا حاصل کرنے، نظر اور جادو ٹونوں سے بچنے کے لئے ہمیں آپ ﷺ کے مسنون طریقہ کو اختیار کرنا چاہیے۔ ”اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بستر پر تشریف لے جاتے تو اپنے دونوں ہاتھوں پر قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور مَعُوذَتَيْنِ پڑھ کر پھونکتے پھر ان کو اپنے چہرے اور جسم پر جہاں تک ہاتھ پہنچ جاتا پھیر لیتے۔“

عملی بات

علم و عمل کی باتیں

- ۱۔ اللہ ﷻ سب سے بڑا محافظ ہے۔ (سورۃ الفلق، آیت: ۱، سورۃ الناس، آیت: ۱)
- ۲۔ ہمیں ہر چیز کی بُرائی سے بچنے کے لئے اللہ ﷻ کی پناہ اختیار کرنی چاہیے۔ (سورۃ الفلق، آیات: ۱، ۲)
- ۳۔ شیطان کے حملوں سے بچنے کے لئے اللہ ﷻ کی پناہ میں آنا چاہیے۔ (سورۃ الناس، آیات: ۳ تا ۱)
- ۴۔ اللہ ﷻ ہر چیز کا خالق ہے، وہی ہے جو ہر شے کی خوبی اور نقصان سے خوب واقف ہے۔ (سورۃ الفلق، آیت: ۲)
- ۵۔ جادو حرام ہے۔ جادو کرنا یا کروانا اللہ ﷻ کو پسند نہیں ہے۔ (سورۃ الفلق، آیت: ۴)
- ۶۔ شیطان ہمارا سب سے بڑا دشمن ہے۔ (سورۃ الناس، آیت: ۴)
- ۷۔ ہمیں حسد کرنے والوں کی بُرائی سے بچنے کی دُعا کرتے رہنا چاہیے۔ (سورۃ الفلق، آیت: ۵)
- ۸۔ ہمیں حسد نہیں کرنا چاہیے۔ (سورۃ الفلق، آیت: ۵)
- ۹۔ شیطان لوگوں کے دلوں میں بُرائی کا خیال ڈالتا رہتا ہے۔ (سورۃ الناس، آیت: ۵)
- ۱۰۔ بُرے انسان اور بُرے جنات شیطان کے دوست بن جاتے ہیں۔ (سورۃ الناس، آیت: ۶)

سمجھیں اور حل کریں

خالی جگہ پُر کریں:

- (۱) ہمارے اندر کے شرور سے پناہ مانگنے کا طریقہ میں سکھایا گیا ہے۔
- (۲) ہمارے باہر کے شرور سے پناہ مانگنے کا طریقہ میں سکھایا گیا ہے۔
- (۳) اللہ ﷻ ہر شے کی خوبی اور سے خوب واقف ہے۔
- (۴) اللہ ﷻ ہر چیز کا ہے۔
- (۵) ہمیں حسد کرنے والوں کی بُرائی سے بچنے کی کرتے رہنا چاہیے۔

کالم (الف) کے ہر جملہ کو کالم (ب) کے درست جملہ سے لکیر لگا کر ملائیں:

کالم (ب)

- ✽ حرام ہے۔
- ✽ شیطان کے دوست بن جاتے ہیں۔
- ✽ حضور ﷺ نے ”مُعَوِّذَتَيْنِ“ کا نام دیا ہے۔
- ✽ بُرائی کا خیال ڈالتا رہتا ہے۔
- ✽ بڑا محافظ ہے۔

کالم (الف)

- ✽ سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کو
- ✽ جادو
- ✽ اللہ ﷻ سب سے بڑا
- ✽ بُرے انسان اور بُرے جنات
- ✽ شیطان لوگوں کے دلوں میں



سورة الفلق سے متعلق درج ذیل الفاظ کو نیچے دیئے گئے خانوں میں لکھیے:

نمازوں کا حکم، رب کی پناہ میں آنا، اندھیروں سے نکالنے والا، یتیموں کے ساتھ سلوک، روشنی میں لانے والا رب،
باہر کی بُرائی سے پناہ مانگنا، فتح کی خبر، جادو کی مذمت، حسد کرنے والوں کی بُرائی سے پناہ مانگنا

سورة الناس سے متعلق درج ذیل الفاظ کو نیچے دیئے گئے خانوں میں لکھیے:

قربانی کا حکم، لوگوں کا معبود اور بادشاہ، شیطان کی وسوسہ اندازی، آخرت کو جھٹلانے والا، شیطان بار بار حملہ کرنے والا،
رب کی پناہ، اندر کی بُرائی سے پناہ مانگنا، اندھیروں سے پناہ، انسانوں اور جنات میں سے شیطان کے دوست



درج ذیل سوالات کے جوابات دیجیے:

۱- نظر اور جادو ٹونے سے بچنے کے لئے نبی کریم ﷺ نے کیا طریقہ سکھایا ہے؟

۲- باہر کی بُرائیوں سے کیا مراد ہے؟

۳- اندر کی بُرائیوں سے کیا مراد ہے؟

۴- حسد کے بارے میں حدیث شریف میں کیا بتایا گیا ہے؟

۵- قرآن حکیم کے آغاز اور اختتام پر موجود سورتوں میں دعائیں سکھائی گئی ہیں، اس سے کیا معلوم ہوا؟

۶- رسول اللہ ﷺ مَعُوذَتَيْنِ کب کب تلاوت فرماتے تھے؟

پیچھے ہٹ جانے والے، حسد، گرہوں پر پھونکیں مارنے اور رات کی بُرائی کی وضاحت اپنے اساتذہ کرام سے معلوم کریں۔

معلوم کیجیے





سوچیے!!!

اگر آپ کے کسی ہم جماعت کو امتحانات میں آپ سے زیادہ نمبر حاصل ہو جائیں تو ایسی صورت میں آپ کا رویہ کیسا ہو گا؟

گھریلو سرگرمی



❁ اس سورت کو ترجمہ کے ساتھ یاد کر کے اپنے گھروالوں کو سنائیں۔

❁ کسی صاحب علم سے حسد اور ریشک کا فرق معلوم کریں۔

❁ اپنے گھروالوں کی مدد سے سورۃ الفیل تا سورۃ الناس میں آنے والے ناموں کو درج ذیل کالموں میں تقسیم کریں۔

سورت کا نام	اللہ ﷻ کا نام	چیزوں کے نام	موسم کے نام	شخصیات کے نام	جانوروں کے نام

دستخط والدین / سرپرست مع تاریخ:

دستخط استاد مع تاریخ:

سُورَةُ الصَّفَّتِ

سورة الصَّفَّتِ ۷۳، کل آیات: ۱۸۲، کل رکوع: ۵

تعارف: سورة الصَّفَّتِ کی سورت ہے جس کا آغاز اللہ ﷻ نے فرشتوں کی قسمیں بیان فرما کر کیا ہے۔ اس سورت میں توحید کے دلائل، وحی کی حفاظت اور آخرت سے متعلق کفار کے سوالات کے جوابات کا ذکر ہے۔ اللہ ﷻ کے فرماں بردار بندوں کے لئے جنت کی نعمتوں اور نافرمانوں کے لئے جہنم کے مختلف عذابوں کا بیان ہے۔ اس سورت میں آٹھ (۸) انبیاء کرام علیہم السلام کے واقعات کا ذکر ہے۔ سورت کے آخر میں جنّات اور فرشتوں کے اصل مقام کا بیان ہے۔ سورت کے اختتام پر نبی کریم ﷺ کے غالب آنے کی بشارت اور اللہ ﷻ کی عظمت کو بیان کیا گیا ہے۔

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ
میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطانِ مردود سے	اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے
وَالصَّفَّتِ صَفًّا ۱	ذَكَرًا ۲
فَالزُّجَرِ ۳	فَالْتَلِيلِ ۴
قسم ہے صف باندھ کر کھڑے ہونے والے (فرشتوں) کی۔ پھر جھڑک کر ڈانٹنے والوں کی۔ پھر ذکر (قرآن کی) تلاوت کرنے والوں کی۔	
إِنَّ إِلَهَكُمْ لَوَاحِدٌ ۵ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ۶	
بے شک تمہارا معبود یقیناً ایک ہی ہے۔ (جو) آسمانوں اور زمین کا رب ہے اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اور مشرقوں کا (بھی) رب ہے۔	
إِنَّا زَيْنًا السَّمَاءِ الدُّنْيَا بِزِينَةِ الْكَوَاكِبِ ۷ وَحَفَظًا ۸ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ مَّارِدٍ ۹	
بے شک ہم ہی نے دنیاوی آسمان کو سجایا ہے ستاروں کی زینت سے۔ اور (اسے) ہر سرکش شیطان سے محفوظ (رکھا) ہے۔	
لَا يَسْتَعُونُ إِلَى الْمَلَا الْأَعْلَى وَيُقَدِّفُونَ ۱۰ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ۱۱ دُحُورًا ۱۲	
وہ عالم بالا (کے فرشتوں) کی (باتیں) نہیں سن سکتے اور ان پر ہر طرف سے (انگارے) پھینکے جاتے ہیں۔ (ان کو) بھگانے کے لئے	
وَلَهُمْ عَذَابٌ وَاصِبٌ ۱۳ إِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاتَّبَعَهُ ۱۴ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۱۵	
اور ان کے لئے ہمیشہ رہنے والا عذاب ہے۔ مگر جو (شیطان) کوئی بات لے اڑے تو اس کے پیچھے ایک دہکتا ہوا شعلہ لگ جاتا ہے۔	

فَاسْتَفْتِهِمْ أَهْمُ أَشَدُّ خَلَقًا أَمْ مَنْ خَلَقْنَا ۖ

تو آپ ان سے پوچھیے کیا ان کا پیدا کرنا زیادہ مشکل ہے یا اُن چیزوں کا جو ہم پیدا فرما چکے ہیں

إِنَّا خَلَقْنَهُمْ مِنْ طِينٍ لَّازِبٍ ۖ بَلْ عَجَبْتَ

بے شک ہم ہی نے اُنہیں چپکتی مٹی کے گارے سے پیدا فرمایا ہے۔ بلکہ آپ (کافروں کے آخرت کے انکار پر) تعجب کرتے ہیں

وَيَسْخَرُونَ ۖ وَإِذَا ذُكِّرُوا لَا يَذْكُرُونَ ۖ وَإِذَا رَأَوْا آيَةً

اور وہ (آپ کی باتوں کا) مذاق اڑاتے ہیں۔ اور جب اُنہیں نصیحت کی جاتی ہے تو نصیحت قبول نہیں کرتے۔ اور جب وہ کوئی نشانی دیکھتے ہیں

يَسْتَسْخَرُونَ ۖ وَقَالُوا إِن هَذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ۖ عِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا

(تو) خوب مذاق اڑاتے ہیں۔ اور وہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ تو واضح جادو ہے۔ کیا جب ہم مر جائیں گے اور ہم مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے

عِذَا كُنَّا كَالْبَعُوثِ ۖ أَوْ آبَاؤُنَا الْأَوَّلُونَ ۖ قُلْ نَعَمْ وَأَنْتُمْ دَاخِرُونَ ۖ

تو کیا ہم (پھر زندہ کر کے) اُٹھائے جائیں گے؟ اور کیا ہمارے پہلے باپ دادا بھی؟ آپ (ﷺ) فرمادیجیے جی ہاں! اور تم ذلیل بھی ہو گے۔

فَالنَّارُ هِيَ زَجْرَةٌ وَاحِدَةٌ ۖ فَإِذَا هُمْ يَنْظُرُونَ ۖ وَقَالُوا يُؤَيِّنُكُمَا هَذَا يَوْمَ الدِّينِ ۖ هَذَا يَوْمُ الْفَصْلِ

لہذا وہ تو صرف ایک ڈانٹ ہوگی پھر اسی وقت وہ دیکھنے لگیں گے۔ اور وہ کہیں گے ہائے ہماری بربادی! یہ تو بدلے کا دن ہے۔ (کہا جائے گا) یہ وہی فیصلے کا دن ہے

الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تُكَذِّبُونَ ۖ أَحْشَرُوا الَّذِينَ ظَلَمُوا وَأَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوا يَعْبُدُونَ ۖ

جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔ (حکم ہو گا کہ) جمع کرو ان لوگوں کو جنہوں نے ظلم کیا اور ان کے ساتھیوں کو اور (انہیں بھی) جن کی وہ عبادت کیا کرتے تھے۔

مِنْ دُونِ اللَّهِ فَاهْدُوهُمْ إِلَى صِرَاطِ الْجَحِيمِ ۖ وَقَفَّوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُورُونَ ۖ مَا لَكُمْ

اللہ کے سوا پھر اُنہیں ہانک کر لے جاؤ جہنم کے راستے کی طرف۔ اور اُنہیں ذرا ٹھہرائے رکھو بے شک ان سے کچھ پوچھا جائے گا۔ تمہیں کیا ہوا

لَا تَنَاصَرُونَ ۖ بَلْ هُمْ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُونَ ۖ وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ

کہ تم ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے؟ (وہ مدد کیا کریں گے) بلکہ آج تو وہ خود گردنیں جھکائے کھڑے ہوں گے۔ اور وہ ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر

يَتَسَاءَلُونَ ۖ قَالُوا إِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَأْتُونَنَا عَنِ الْيَمِينِ ۖ

آپس میں سوال کریں گے۔ وہ (پیروی کرنے والے) کہیں گے بے شک تم ہی تو (بہکانے کے لئے) ہمارے پاس آیا کرتے تھے دائیں طرف سے۔

قَالُوا بَلْ لَّمْ تَكُونُوا مُؤْمِنِينَ ۖ وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُمْ مِنْ سُلْطٰنٍ ۖ بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا طٰغِينَ ۖ

(کافر سردار) کہیں گے (نہیں) بلکہ (بات یہ ہے کہ) تم ہی ایمان لانے والے نہ تھے۔ اور ہمارا تم پر کوئی زور نہ تھا بلکہ تم خود ہی سرکش لوگ تھے۔

فَحَقِّ عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَا ۖ إِنَّكَ لَذٰلِقُونَ ۖ فَاعْوَيْنَكُمْ ۖ إِنَّا كُنَّا غٰوِينَ ۖ

لہذا ہم پر ثابت ہوگئی ہمارے رب کی بات کہ بے شک ہم (عذاب کا مزہ) ضرور چکھنے والے ہیں۔ تو ہم نے تمہیں گمراہ کیا (کیوں کہ) بے شک ہم خود گمراہ تھے۔

فَالَهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُونَ ﴿٣٧﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْجٰثِمِيْنَ ﴿٣٨﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْۤا

تو بے شک وہ اس دن عذاب میں (برابر کے) شریک ہوں گے۔ بے شک ہم مجرموں کے ساتھ ایسا ہی کیا کرتے ہیں۔ بے شک وہ ایسے (لوگ) تھے
اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٣٩﴾ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّا لَتَاكُوْنُوْۤا بِالْهَيْتٰنَا
کہ جب ان سے کہا جاتا تھا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تو وہ تکبر کیا کرتے تھے۔ اور وہ کہتے تھے کیا ہم اپنے معبودوں کو چھوڑ دیں
لِشٰعِرٍ مَّجْنُوْنٍ ﴿٤٠﴾ بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ وَصَدَقَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٤١﴾

ایک مجنون شاعر کی وجہ سے؟ بلکہ وہ (رسول ﷺ) حق لے کر آئے ہیں اور انہوں نے تمام رسولوں کی تصدیق کی ہے۔
اِنَّكُمْ لَذٰلِیْقُوْا الْعَذَابِ الْاَلِیْمَ ﴿٤٢﴾ وَمَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٤٣﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْخٰلَصِيْنَ ﴿٤٤﴾
بے شک تم دردناک عذاب کا مزہ ضرور چکھنے والے ہو۔ اور تمہیں وہی بدلہ دیا جائے گا جو تم کیا کرتے تھے۔ مگر وہ جو اللہ کے خالص کیے ہوئے بندے ہیں۔
اَوَّلٰیكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿٤٥﴾ فَوَاكِهٌ ﴿٤٦﴾ وَهُمْ مُّكْرَمُوْنَ ﴿٤٧﴾ فِیْ جَنَّتِ النَّعِیْمِ ﴿٤٨﴾ عَلٰی سُرٍّ مُّتَقَبِّلِیْنَ ﴿٤٩﴾

انہی لوگوں کے لئے مقرر رزق ہے۔ (یعنی) میوے اور انہیں عزت دی جائے گی۔ نعمتوں والے باغوں میں۔ تختوں پر آسنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔
یُطَافُ عَلَیْهِمْ بِكَأْسٍ مِّنْ مَّعِیْنٍ ﴿٥٠﴾ بَیْضَاءَ لَذَّةٍ لِلشَّارِبِیْنَ ﴿٥١﴾ لَا فِیْهَا غَوْلٌ
اُن پر بہتی ہوئی شراب کے پیالوں کا دور چلایا جائے گا۔ جو سفید ہوگی پینے والوں کے لئے لذیذ ہوگی۔ نہ اس میں کوئی دردِ سر ہوگا
وَلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ ﴿٥٢﴾ وَعِنْدَهُمْ قَصْرٰتُ الطَّرَفِ عِیْنٌ ﴿٥٣﴾ كَاثِبَةٌ بَیْضٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿٥٤﴾

اور نہ اس سے ان کے ہوش اڑیں گے۔ ان کے پاس نیچی نگاہیں رکھنے والی بڑی آنکھوں والی (خوریں) ہوں گی۔ جیسے وہ چھپا کر رکھے ہوئے اندھے ہوں۔
فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰی بَعْضٍ یَّتَسَاءَلُوْنَ ﴿٥٥﴾ قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ اِنِّیْ كَانَ لِیْ قَرِیْنٌ ﴿٥٦﴾
پھر وہ (جنتی) ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر آپس میں سوال کریں گے۔ ان میں سے ایک کہنے والا کہے گا بے شک (دنیا میں) میرا ایک ساتھی تھا۔
یَقُوْلُ اِنَّكَ لَمِنَ الْمَصْدِقِیْنَ ﴿٥٧﴾ اِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ؕ اِنَّا لَمَبْدِیُّوْنَ ﴿٥٨﴾

وہ کہا کرتا تھا کیا تم بھی تصدیق کرنے والوں میں سے ہو؟ کیا جب ہم مرجائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا ہمیں (ہمارے اعمال کا) بدلہ دیا جائے گا؟
قَالَ هَلْ اَنْتُمْ مُّظْلِعُوْنَ ﴿٥٩﴾ فَاَطْلَعِ فَرَاہُ فِیْ سَوَآءٍ الْجَحِیْمِ ﴿٦٠﴾ قَالَ تَاللّٰهِ
ارشاد ہوگا کہ کیا تم جھانک کر (اسے) دیکھنا چاہتے ہو۔ پھر وہ جھانکے گا تو اسے جہنم کے درمیان میں دیکھے گا۔ وہ کہے گا اللہ کی قسم!
اِنْ كِدْتَ لَتُرْدِیْنَ ﴿٦١﴾ وَلَوْ لَا نِعْمَةُ رَبِّیْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضِرِیْنَ ﴿٦٢﴾

قریب تھا کہ تم مجھے (بھی) ہلاک کر دیتے۔ اور اگر میرے رب کا فضل نہ ہوتا تو یقیناً میں بھی ان میں ہوتا جو (عذاب میں) حاضر کیے گئے ہیں۔
اَفَمَا نَحْنُ بِبِیَّتِیْنَ ﴿٦٣﴾ اِلَّا مَوْتَتِنَا الْاَوَّلٰی وَمَا نَحْنُ بِمُعَدِّیْنَ ﴿٦٤﴾ اِنَّ هٰذَا لَهَوُ الْفَوْزِ الْعَظِیْمِ ﴿٦٥﴾
تو (جنتی کہیں گے) کیا (یہ صحیح ہے کہ) اب ہم کبھی مرنے والے نہیں ہیں؟ سوائے پہلی موت کے اور نہ ہمیں عذاب ہوگا۔ یقیناً یہی بڑی کامیابی ہے۔

لِيُنْثِلَ هَذَا فَلَْيَعْمَلِ الْعَمَلُونَ ۝۱۱ اَذْلِكَ خَيْرٌ نُزْلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّومِ ۝۱۲

ایسی ہی کامیابی کے لئے عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہیے۔ کیا مہمانی کے طور پر یہ بہتر ہے یا زقوم کا (کانٹے دار) درخت؟

اِنَّا جَعَلْنَهَا فِتْنَةً لِلظَّالِمِينَ ۝۱۳ اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْجُجُ فِيْ اَصْلِ الْجَحِيْمِ ۝۱۴ طَلْعُهَا

بے شک ہم نے اسے آزمائش بنایا ہے ظالموں کے لئے۔ بے شک وہ ایک ایسا درخت ہے جو جہنم کی جڑ میں (سے) نکلتا ہے۔ اس کے خوشے (ایسے ہیں)

كَأَنَّهُ رُءُوسُ الشَّيْطَانِ ۝۱۵ فَالْتَهُمُ لَا يَكُوْنُوْنَ مِنْهَا فَمَا لَكُوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ۝۱۶ ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ ۝۱۷

جیسے وہ شیطانوں کے سر ہوں۔ پھر وہ اس میں سے یقیناً کھائیں گے پھر اسی سے پیٹ بھریں گے۔ پھر یقیناً ان کو کھولتا ہوا پانی (پیپ) ملا کر دیا جائے گا۔

ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَا اِلٰى الْجَحِيْمِ ۝۱۸ اِنَّهُمْ اَلْفَوْا اَبَاءَهُمْ ضَالِّينَ ۝۱۹ فَهُمْ عَلٰى اَثَرِهِمْ يَهْرَعُوْنَ ۝۲۰

پھر بے شک انہیں یقیناً پلٹنا ہو گا جہنم کی طرف۔ بے شک انہوں نے اپنے باپ دادا کو گمراہ پایا۔ تو وہ ان کے پیچھے دوڑتے چلے گئے۔

وَلَقَدْ صَلَّ قَبْلَهُمْ اَكْثَرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝۲۱ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ۝۲۲ فَانْظُرْ

اور یقیناً ان سے پہلے اکثر لوگ گمراہ ہو چکے تھے۔ اور یقیناً ہم نے ان میں بھی ڈرانے والے بھیجے تھے۔ تو آپ دیکھ لیجئے

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝۲۳ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۝۲۴ وَلَقَدْ نَادَيْنَا نُوْحَ

کہ کیسا انجام ہوا (عذاب سے) ڈرائے گئے لوگوں کا۔ مگر جو اللہ کے خالص کیئے ہوئے بندے ہیں (وہی محفوظ رہے)۔ اور یقیناً نوح (علیہ السلام) نے ہمیں پکارا تھا

فَلْنَعْمَ الْمُجِيبُوْنَ ۝۲۵ وَنَجِيْنُهُ وَاهْلُهَا مِنَ الْكُرْبِ الْعَظِيْمِ ۝۲۶

تو یقیناً (ہم) کتنے اچھے دعا قبول فرمانے والے ہیں۔ اور ہم نے انہیں اور ان کے گھر والوں کو نجات عطا فرمائی بڑی مصیبت سے۔

وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهُ هُمُ الْبَاقِيْنَ ۝۲۷ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝۲۸ سَلَّمَ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعَلَمِيْنَ ۝۲۹

اور ہم نے صرف انہی کی اولاد کو باقی رکھا۔ اور ہم نے بعد میں آنے والوں میں ان (کے ذکر خیر) کو باقی رکھا۔ نوح (علیہ السلام) پر تمام جہانوں میں سلام ہو۔

اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝۳۰ اِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۳۱ ثُمَّ اَخْرَجْنَا الْاٰخِرِيْنَ ۝۳۲

بے شک ہم نیک لوگوں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں۔ بے شک وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھے۔ پھر ہم نے باقی لوگوں کو غرق کر دیا۔

وَ اِنَّ مِنْ شَيْعَتِهِ لِابْرٰهِيْمَ ۝۳۳ اِذْ جَاَ رَبُّهُ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ۝۳۴

اور بے شک انہی کے گروہ میں سے یقیناً ابراہیم (علیہ السلام) بھی تھے۔ جب وہ اپنے رب کے پاس پاک دل لے کر آئے۔

اِذْ قَالَ لِاٰبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ ۝۳۵ اِيفُكًا اِلٰهَةً دُوْنَ اللّٰهِ تَرْيَدُوْنَ ۝۳۶

جب انہوں نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے فرمایا کہ تم کن چیزوں کو پوجتے ہو؟ کیا تم اللہ کو چھوڑ کر گھڑے ہوئے معبودوں کو چاہتے ہو؟

فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۳۷ فَنَظَرُ نَظْرَةً فِي النُّجُوْمِ ۝۳۸ فَقَالَ اِنِّیْ سَقِيْمٌ ۝۳۹

تو تمام جہانوں کے رب کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ پھر (ایک مرتبہ ابراہیم علیہ السلام نے) ستاروں کی طرف ایک نظر ڈالی پھر فرمایا میں بیمار ہوں۔

فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِينَ ﴿٩٠﴾ فَرَاغَ إِلَىٰ آلِهِمُ فَقَالَ أَلَا تَتَذَكَّرُونَ ﴿٩١﴾

تو وہ ان سے پیٹھ پھیر کر پلٹ گئے۔ پھر (ابراہیم علیہ السلام) چپکے سے ان کے معبودوں کی طرف گئے پھر انہوں نے فرمایا کیا تم کھاتے نہیں؟

مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُونَ ﴿٩٢﴾ فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًا بِالْيَمِينِ ﴿٩٣﴾ فَأَقْبَلُوا إِلَيْهِ يَزْفُونَ ﴿٩٤﴾

تمہیں کیا ہوا ہے کہ تم بولتے نہیں ہو؟ پھر ان کو دائیں ہاتھ سے مارنا (اور توڑنا) شروع کر دیا۔ پھر (قوم کے) لوگ ان کے پاس دوڑے ہوئے آئے۔

قَالَ اتَّعْبُدُونَ مَا تَنْجِتُونَ ﴿٩٥﴾ وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ

(ابراہیم علیہ السلام نے) فرمایا کیا تم ایسی چیزوں کو پوجتے ہو جنہیں تم خود تراشتے ہو؟ حالانکہ اللہ نے تمہیں پیدا فرمایا

وَمَا تَعْمَلُونَ ﴿٩٦﴾ قَالُوا ابْنُوا لَهُ بُنْيَانًا فَأَلْفَوْهُ فِي الْجَحِيمِ ﴿٩٧﴾

اور ان (کاموں) کو (بھی) جو تم کرتے ہو۔ (لوگوں نے) کہا ان کے لئے ایک عمارت بناؤ پھر انہیں بھڑکتی آگ میں ڈال دو۔

فَارَادُوا بِهِ كَيْدًا فَجَعَلْنَاهُمُ الْأَسْفَلِينَ ﴿٩٨﴾

لہذا انہوں نے ابراہیم (علیہ السلام) کے ساتھ ایک چال چلنے کا ارادہ کیا تو ہم نے ان لوگوں کو سب سے نیچا کر دکھایا۔

وَقَالَ إِنِّي ذَاهِبٌ إِلَىٰ رَبِّي سَيَهْدِينِ ﴿٩٩﴾ رَبِّ

اور (ابراہیم علیہ السلام نے) فرمایا میں اپنے رب کی طرف جانے والا ہوں وہی میری رہنمائی فرمائے گا۔ (پھر انہوں نے عرض کیا) اے میرے رب!

هَبْ لِي مِنَ الصَّالِحِينَ ﴿١٠٠﴾ فَبَشَّرْنَاهُ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ ﴿١٠١﴾

مجھے صالحین میں سے (بیٹا) عطا فرما۔ تو ہم نے انہیں ایک تحمل والے لڑکے (اسماعیل علیہ السلام) کی خوشخبری دی۔

فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يَبْنَؤُا رِجِّي أَرَأَيْتَ فِي الْمَنَامِ

جب وہ (اسماعیل علیہ السلام) ان کے ساتھ دوڑنے (کی عمر) کو پہنچے تو (ابراہیم علیہ السلام نے) فرمایا اے میرے بیٹے! بے شک میں نے خواب میں دیکھا

أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرَىٰ ﴿١٠٢﴾ قَالَ

کہ میں تمہیں ذبح کر رہا ہوں تو تم غور کرو کہ تمہاری کیا رائے ہے؟ (اسماعیل علیہ السلام نے) عرض کیا

يَا أَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِي إِن شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿١٠٣﴾ فَلَمَّا أَسْلَمَا

اے میرے ابا جان! جو آپ کو حکم ہوا ہے وہی کیجیے اگر اللہ نے چاہا تو آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔ پھر جب دونوں نے حکم مان لیا

وَتَلَّهُ لِلْجَبِينِ ﴿١٠٤﴾ وَنَادَيْنَاهُ أَنْ يَا بُرْهِيمُ ﴿١٠٥﴾ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا ﴿١٠٦﴾

اور (ابراہیم علیہ السلام نے) انہیں پیشانی کے بل لٹا دیا۔ اور ہم نے انہیں پکارا کہ اے ابراہیم! یقیناً تم نے خواب سچ کر دکھایا

إِنَّا كَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿١٠٧﴾ إِنَّ هَذَا لَهُوَ الْبَلَاءُ الْمُبِينُ ﴿١٠٨﴾ وَفَدَيْنَاهُ بِذَبْحٍ عَظِيمٍ ﴿١٠٩﴾

ہم نیک لوگوں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔ بے شک یہ ضرور بڑی واضح آزمائش تھی۔ اور ہم نے ایک بڑی قربانی اس (بچے) کے بدلے میں دے دی۔

اہم نکات

فرمانِ نبوی ﷺ
النَّبِيُّ عَلَى سَبْعٍ وَارْبَعٍ

”(عید الاضحیٰ) قربانی کے دن ابنِ آدم کا کوئی عمل
جانور کے خون بہانے سے زیادہ (اللہ ﷻ کے
نزدیک) پسندیدہ نہیں۔“

کیا آپ جانتے ہیں

مفسرین کی ایک رائے کے مطابق آزر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام
تھا۔ کئی مورخین نے بتایا ہے کہ آپ علیہ السلام کے والد کا نام تارخ اور ان کا
لقب آزر تھا۔ جبکہ مفسرین کی ایک جماعت کے مطابق حضرت ابراہیم علیہ السلام
کے والد کا نام تارخ تھا جو توحید باری تعالیٰ کے قائل تھے اور چچا کا نام آزر تھا
جو شرک میں مبتلا ہو گیا تھا اور چچا کو باپ کہنا عربی محاورات میں عام ہے۔

ہمیں اللہ ﷻ کے ہر حکم پر عمل کرنا چاہیئے۔ چاہے اس کے لئے اپنی محبوب ترین شے کو بھی قربان کیوں نہ کرنا پڑے۔

عملی بات

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ ۝ سَلَّمَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ ۝

اور ہم نے بعد میں آنے والوں میں اُن (کے ذکرِ خیر) کو باقی رکھا۔ ابراہیم (علیہ السلام) پر سلام ہو۔

كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۝ اِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ۝ وَبَشَّرْنَاهُ بِإِسْحَاقَ

ہم نیک لوگوں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں۔ بے شک وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھے۔ اور ہم نے انہیں اسحاق (علیہ السلام) کی خوشخبری دی

نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِينَ ۝ وَبَرَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلَىٰ اِسْحَاقَ ۚ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ

جو نیک لوگوں میں سے نبی ہوں گے۔ اور ہم نے ان (ابراہیم علیہ السلام) پر اور اسحاق (علیہ السلام) پر برکتیں نازل فرمائیں اور ان کی اولاد میں سے کچھ تو نیک ہیں

وَظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۝ مُبِينٌ ۝ وَلَقَدْ مَنَّا عَلَىٰ مُوسَىٰ وَهَارُونَ ۝

اور کچھ اپنے آپ پر واضح ظلم کرنے والے ہیں۔ اور یقیناً ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) اور ہارون (علیہ السلام) پر احسان فرمایا۔

وَنَجَّيْنَاهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيمِ ۝ وَنَصَرْنَاهُمْ فَاكُنُوا هُمُ الْغٰلِبِينَ ۝

ہم نے ان دونوں اور ان کی قوم کو نجات عطا فرمائی بہت بڑی مصیبت سے۔ اور ہم نے ان کی مدد فرمائی تو وہی غالب ہو گئے۔

وَآتَيْنَاهُمَا الْكِتٰبَ الْمُبْتٰنِينَ ۝ وَهَدَيْنَاهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۝

اور ہم نے ان دونوں کو نہایت واضح کتاب (تورات) عطا فرمائی۔ اور ہم نے دونوں کو سیدھے راستے کی ہدایت بھی عطا فرمائی۔

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْآخِرِينَ ۝ سَلَّمَ عَلَىٰ مُوسَىٰ وَهَارُونَ ۝

اور ہم نے بعد میں آنے والوں میں ان (کے ذکرِ خیر) کو باقی رکھا۔ موسیٰ (علیہ السلام) اور ہارون (علیہ السلام) پر سلام ہو۔

اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۝ اِنَّهَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ۝

بے شک ہم نیک لوگوں کو اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں۔ بے شک وہ دونوں ہمارے مومن بندوں میں سے تھے۔

وَإِنَّ إِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ۝ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖ اَلَا تَتَّقُونَ ۝ اَتَدْعُونَ بَعْلًا

اور بے شک الیاس (علیہ السلام) بھی ضرور رسولوں میں سے تھے۔ جب انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا کیا تم ڈرتے نہیں؟ کیا تم بعل (نامی بت) کو پوجتے ہو

وَتَذَرُونَ اَحْسَنَ الْخَالِقِينَ ۝ اللّٰهُ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَائِكُمُ الْاَوَّلِينَ ۝

اور سب سے بہترین پیدا فرمانے والے کو چھوڑ دیتے ہو؟ (یعنی) اللہ کو جو تمہارا رب ہے اور تمہارے پچھلے باپ دادا کا بھی رب ہے۔

فَكَذَّبُوهُ فَاَتَاهُمُ لَمُحْضَرُونَ ۝ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلِصِينَ ۝

پھر بھی ان لوگوں نے انہیں جھٹلایا تو یقیناً وہ سب (عذاب کے لئے) ضرور حاضر کیئے جائیں گے۔ سوائے اللہ کے خالص کیئے ہوئے بندوں کے۔

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ ۝ سَلَّمَ عَلَىٰ يٰكَسِبِينَ ۝ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۝

اور ہم نے بعد میں آنے والوں میں ان (کے ذکرِ خیر) کو باقی رکھا۔ الیاس (علیہ السلام) پر سلام ہو۔ بے شک ہم نیک لوگوں کو اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں۔

إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ۝ وَإِنَّ لَوْطًا لِّنَ الْمُرْسَلِينَ ۝

بے شک وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھے۔ اور بے شک لوط (علیہ السلام) بھی ضرور رسولوں میں سے تھے۔

إِذْ نَجَّيْنَاهُ وَآهْلَهُ أَجْعَعِينَ ۝ إِلَّا عَجُوزًا فِي الْغَدِيرِينَ ۝

(وہ وقت یاد کیجیے) جب ہم نے انہیں اور ان کے سب گھر والوں کو نجات دی۔ سوائے ایک بڑھیا کے جو پیچھے رہ جانے والوں میں سے تھی۔

ثُمَّ دَمَرْنَا الْآخَرِينَ ۝ وَإِلَّكُمْ لَتَمُرُّونَ عَلَيْهِمْ مُّصْبِحِينَ ۝ وَبِأَيُّلٍ

پھر ہم نے دوسروں کو ہلاک کر دیا۔ اور بے شک تم ضرور ان (بستیوں) کے پاس سے گزرتے ہو صبح بھی۔ اور رات کو بھی

أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝ وَإِنَّ يُونُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ۝ إِذْ أَبَقَ إِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ ۝

تو کیا تم عقل نہیں رکھتے؟ اور بے شک یونس (علیہ السلام) بھی ضرور رسولوں میں سے تھے۔ (یاد کیجیے) جب وہ بھاگ کر بھری ہوئی کشتی کے پاس پہنچے۔

فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِينَ ۝ فَالْتَفَمَهُ الْحُوتُ

پھر وہ قرعہ اندازی میں شریک ہوئے تو وہ مغلوب ہو جانے والوں میں سے ہو گئے۔ پھر انہیں مچھلی نے نگل لیا

وَهُوَ مُلِيمٌ ۝ فَلَوْلَا أَنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِينَ ۝

اور وہ (اپنے آپ کو) ملامت کر رہے تھے۔ تو بے شک اگر وہ (اللہ کی) پاکی بیان کرنے والوں میں سے نہ ہوتے۔

لَلَّيْلِ فِي بَطْنِهِ إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ ۝ فَبَدَّلْنَاهُ بِالْعَرَاءِ

تو یقیناً اس (مچھلی) کے پیٹ میں اس دن تک رہتے جب لوگ اٹھائے جائیں گے۔ پھر ہم نے انہیں پچھیل میدان میں ڈال دیا

وَهُوَ سَقِيمٌ ۝ وَأَنْبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَقْطِطِينَ ۝ وَأَرْسَلْنَاهُ إِلَى مِائَةِ أَلْفٍ أَوْ يَزِيدُونَ ۝

اس حال میں کہ وہ بیمار تھے۔ اور ہم نے ان پر ایک نیل دار درخت اُگادیا۔ اور ہم نے انہیں ایک لاکھ یا اس سے بھی زیادہ لوگوں کی طرف بھیجا۔

فَأَمَّاؤَا فَمَتَّعْنَاهُمْ إِلَىٰ حِينٍ ۝ فَاسْتَفْتِهِمُ الرِّبَّكَ الْبَنَاتُ

پھر وہ لوگ ایمان لے آئے تو ہم نے انہیں ایک وقت تک فائدہ پہنچایا۔ لہذا آپ ان (کفار مکہ) سے پوچھیے کیا آپ کے رب کے لئے بیٹیاں ہیں

وَلَهُمُ الْبَنُونَ ۝ أَمْ خَلَقْنَا الْمَلَائِكَةَ إِنَاثًا وَهُمْ شَاهِدُونَ ۝ أَلَا

اور ان کے لئے بیٹے ہیں؟ یا ہم نے فرشتوں کو عورتیں بنایا اور وہ (اس وقت) موجود تھے؟ آگاہ ہو جاؤ!

إِنَّهُمْ مِّنْ أَفْكَهْمُ لَيَقُولُنَّ ۝ وَلَكَ اللَّهُ ۝ وَإِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ۝

بے شک یہ ضرور اپنی جھوٹ بنائی ہوئی (بات) کہتے ہیں۔ کہ اللہ کی اولاد ہے اور بے شک وہ ضرور جھوٹے ہیں۔

أَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِينَ ۝ مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ ۝ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ۝

کیا اس (اللہ) نے بیٹیوں کے بجائے بیٹیوں کو پسند فرمایا؟ تمہیں کیا ہوا ہے؟ تم کیسا فیصلہ کرتے ہو؟ تو کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے؟

أَم لَكُمْ سُلْطٰنٌ مُّبِينٌ ۚ فَآتُوا بِكُنْهِكُمْ إِن كُنْتُمْ صٰدِقِينَ ۝ وَجَعَلُوا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ نَسْبًا ۚ

یا تمہارے پاس کوئی واضح دلیل ہے؟ تو تم اپنی کتاب پیش کرو اگر تم سچے ہو۔ اور انہوں نے اس (اللہ) کے اور جنّات کے درمیان رشتہ قائم کر دیا

وَلَقَدْ عَلِمْتِ الْجَنَّةُ إِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ ۝ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُصِفُونَ ۝

حالانکہ جنّات کو معلوم ہے کہ بے شک وہ (اللہ کے سامنے) ضرور حاضر کیئے جائیں گے۔ اللہ ان باتوں سے پاک ہے جو یہ بیان کرتے ہیں۔

إِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلِصِينَ ۝ فَإِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ ۝

سوائے اللہ کے خالص کیئے ہوئے بندوں کے (جو ایسی باتیں نہیں کرتے وہ عذاب سے محفوظ رہیں گے)۔ تو بے شک تم اور جنہیں تم پوجتے ہو۔

مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفِتْنَيْنِ ۝ إِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيمِ ۝

تم سب اُس (اللہ) کے خلاف (کسی کو) گمراہ نہیں کر سکتے۔ سوائے اس کے جس کو جہنم میں داخل ہونا ہے۔

وَمَا مِنَّا إِلَّا لَهُ مَقَامٌ مَّعْلُومٌ ۝ وَإِنَّا لَنَحْنُ الصّٰفُّونَ ۝

اور ہم (فرشتوں) میں سے بھی ہر ایک کا مقام مقرر ہے۔ اور بے شک ہم ضرور صف باندھے کھڑے رہنے والے ہیں۔

وَإِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُونَ ۝ وَإِن كَانُوا لَيَقُولُونَ ۝ لَوْ أَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا مِّنَ الْآوَلِينَ ۝

اور بے شک ہم ضرور (اللہ کی) پاکی بیان کرنے والے ہیں۔ اور وہ (کافر) تو ضرور کہا کرتے تھے۔ اگر ہمارے پاس پچھلے لوگوں کی کوئی نصیحت (کی کتاب) ہوتی۔

لَكُنَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلِصِينَ ۝ فَكَفَرُوا بِهِ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ۝ وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا

تو یقیناً ہم اللہ کے خالص کیئے ہوئے بندے ہوتے۔ پھر انہوں نے اس (قرآن) کا انکار کر دیا تو عنقریب وہ جان لیں گے۔ اور یقیناً ہماری بات پہلے طے ہو چکی ہے

لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِينَ ۝ إِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُورُونَ ۝ وَإِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغَالِبُونَ ۝

ہمارے بھیجے ہوئے بندوں (رسولوں) کے لئے۔ بے شک یہ وہ ہیں جن کی ضرور مدد کی جائے گی۔ اور بے شک ہمارا لشکر ہی ضرور غالب ہو کر رہے گا۔

فَقَتَلَ عَنْهُمْ حَتَّىٰ حِينٍ ۝ وَأَبْصَرَهُمْ ۝ فَسَوْفَ يُبْصَرُونَ ۝ أَفَبِعَدَاۤءِنَا يَسْتَعْجِلُونَ ۝

لہذا آپ ان سے کچھ وقت تک منہ موڑ لیجئے۔ اور آپ انہیں دیکھتے رہئے پھر عنقریب یہ خود بھی دیکھ لیں گے۔ تو کیا وہ ہمارے عذاب کو جلدی مانگ رہے ہیں؟

فَإِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ ۝ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ ۝

پھر جب وہ (عذاب) ان کے صحن میں اتر آئے گا وہ بہت بُری صبح ہوگی (عذاب سے) ڈرائے جانے والوں پر۔

وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتَّىٰ حِينٍ ۝ وَأَبْصَرُ ۝ فَسَوْفَ يُبْصَرُونَ ۝ سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ

اور آپ ان سے کچھ وقت تک منہ موڑ لیجئے۔ اور آپ دیکھتے رہئے پھر عنقریب یہ خود بھی دیکھ لیں گے۔ پاک ہے آپ کا رب جو عزت کا مالک ہے

عَمَّا يُصِفُونَ ۝ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝

ان باتوں سے جو یہ بیان کرتے ہیں۔ اور (تمام) رسولوں پر سلام ہو۔ اور تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

علم و عمل کی باتیں

- ۱۔ فرشتے اللہ ﷻ کے لئے عاجزی کرتے ہیں اور ہمیشہ اُس کے احکامات پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔ (سورة الصَّفَّتِ، آیات: ۳ تا ۳۱)
- ۲۔ کافر سردار اور ان کی پیروی کرنے والے قیامت کے دن آپس میں جھگڑیں گے اور اپنی گمراہی کا الزام ایک دوسرے پر ڈالیں گے۔ (سورة الصَّفَّتِ، آیات: ۲۹ تا ۳۷)
- ۳۔ بُرے لوگوں کی دوستیاں تباہی اور ہلاکت کا ذریعہ ہیں۔ اس لئے ہمیں بُرے لوگوں کی دوستی سے بچنا چاہیئے۔ (سورة الصَّفَّتِ، آیات: ۵۰ تا ۵۷)
- ۴۔ مرنے کے بعد دوبارہ زندگی اور حساب و کتاب کا انکار کرنے والوں کا ٹھکانا جہنم میں ہوگا۔ (سورة الصَّفَّتِ، آیات: ۵۳ تا ۵۵)
- ۵۔ اللہ ﷻ صاحب ایمان اور نیک بندوں کو دنیا اور آخرت دونوں میں بہترین بدلہ عطا فرماتا ہے۔ (سورة الصَّفَّتِ، آیات: ۷۹ تا ۸۱)
- ۶۔ بت اور جھوٹے معبود اپنے آپ کو نقصان سے نہیں بچا سکتے تو مشرکین کو کیا بچائیں گے۔ (سورة الصَّفَّتِ، آیات: ۸۵ تا ۹۸)
- ۷۔ ہمیں اپنی محبوب ترین شے کو اللہ ﷻ کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ (سورة الصَّفَّتِ، آیات: ۹۹ تا ۱۱۱)
- ۸۔ اللہ ﷻ کی تسبیح و تقدیس اور اس کے ذکر سے انسان کی پریشانیاں دور اور مشکلات حل ہوتی ہیں۔ (سورة الصَّفَّتِ، آیات: ۱۴۱ تا ۱۴۵)
- ۹۔ اللہ ﷻ اپنے برگزیدہ رسولوں علیہ السلام کو اکیلا نہیں چھوڑتا ان کی ضرورت فرماتا ہے۔ (سورة الصَّفَّتِ، آیات: ۱۷۲، ۱۷۱)
- ۱۰۔ تمام انبیاء کرام علیہ السلام پر اللہ ﷻ کی طرف سے سلامتی کا وعدہ ہے۔ (سورة الصَّفَّتِ، آیت: ۱۸۱)

سمجھیں اور حل کریں

۱۔ کالم (الف) کے ہر جملہ کو کالم (ب) کے درست جملہ سے لکیر لگا کر ملائیں:

کالم (ب)

- حضرت یونس علیہ السلام کے لقب ہیں۔
- ایک بیل دار درخت اُگادیا۔
- قوم کو اللہ ﷻ کے عذاب سے ڈرایا۔
- عذاب الہی کے آثار دیکھ کر توبہ کر لی۔
- حفاظت سے اپنے پیٹ میں رکھ لیا۔

کالم (الف)

- حضرت یونس علیہ السلام نے
- حضرت یونس علیہ السلام کی قوم نے
- مچھلی نے حضرت یونس علیہ السلام کو
- اللہ ﷻ نے حضرت یونس علیہ السلام کے لئے
- ”ذَا السُّنِّينَ“ اور ”صَاحِبِ الْحُوتِ“

درج ذیل جملوں کے بارے میں بتائیے کہ وہ کس کا قول ہے:

۲

نمبر شمار	جملہ	اللہ ﷻ	حضرت یونس علیہ السلام	فرشتے	کفار
۱	پھر ہم نے انہیں چٹیل میدان میں ڈال دیا اس حال میں کہ وہ بیمار تھے۔				
۲	تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو پاک ہے، یقیناً میں ہی نقصان کاروں میں سے ہوں۔				
۳	اور یقیناً ہم صف باندھے کھڑے رہنے والے ہیں۔				
۴	اگر ہمارے پاس پہلے لوگوں کی کوئی نصیحت (کی کتاب) ہوتی تو یقیناً ہم اللہ ﷻ کے خالص کیئے ہوئے بندے ہوتے۔				
۵	تم نے خواب سچ کر دکھایا ہم نیک لوگوں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔				

درج ذیل جملوں پر صحیح (✓) یا غلط (✗) کا نشان لگائیں:

۳

نمبر شمار	جملہ	صحیح	غلط
۱	عراق کے شہر نینوی کی آبادی دولاکھ سے زیادہ تھی۔		
۲	حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں رہنے کی وجہ سے بے حد کمزور ہو گئے تھے۔		
۳	مچھلی نے جس جگہ حضرت یونس علیہ السلام کو ڈالا تھا وہ ایک آباد بستی تھی۔		
۴	شہر نینوی پر سیاہ بادل چھا گئے اور تاریک دھواں اس قوم کے گھروں کی طرف بڑھنے لگا۔		
۵	عذابِ الہی کے سائے دیکھ کر شہر کے تمام لوگ اپنے اہل و عیال سمیت میدان میں نکل آئے۔		

خالی جگہ پُر کریں:

۴

- (۱) حضرت یونس بن مثنیٰ علیہ السلام [] کی نسل میں سے ہیں۔
- (۲) حضرت یونس علیہ السلام کے چلے جانے کے بعد [] کے آثار نظر آنے لگے۔
- (۳) حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں [] کرتے رہے۔
- (۴) شہر نینوی کی آبادی [] سے زیادہ تھی۔
- (۵) نینوی [] کے کنارے ایک بار ولق شہر تھا۔

بعل، ال یاسین، فرشتوں کے ڈانٹنے، کئی مشرقوں اور پاک دل کی وضاحت اپنے اساتذہ کرام سے معلوم کریں۔

معلوم کیجیے





۵

نیچے دیئے گئے جملوں کے ساتھ بنے ہوئے خانوں میں قصے کی ترتیب کے لحاظ سے نمبر ڈالیں:

- ایک بڑی مچھلی نے اللہ ﷻ کے حکم سے حضرت یونس علیہ السلام کو بغیر نقصان پہنچائے نکل لیا۔
 اللہ ﷻ نے حضرت یونس علیہ السلام کو دوبارہ اہل نینوی کی طرف جانے کا حکم فرمایا۔
 حضرت یونس علیہ السلام نے کئی سال تک نینوی کے لوگوں کو اللہ ﷻ کا پیغام پہنچایا۔
 نینوی والے اللہ ﷻ کے حضور اپنے گناہوں کا اعتراف کر کے عذاب سے پناہ مانگنے لگے۔
 نینوی کے لوگ اپنے رسول علیہ السلام کا انکار اور ان کی مخالفت کرتے رہے۔
 حضرت یونس علیہ السلام کے چلے جانے کے بعد عذاب کے آثار نظر آنے لگے۔
 مچھلی کے پیٹ میں آپ علیہ السلام اللہ ﷻ کی تسبیح اور استغفار کرتے رہے۔
 حضرت یونس علیہ السلام کو عراق کے شہر نینوی کے مشرک لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا۔
 حضرت یونس علیہ السلام عذاب کے مقام سے دور رہنے کے ارادہ سے ایک بھری ہوئی کشتی میں سوار ہوئے۔
 حضرت یونس علیہ السلام اپنی قوم کے کفر پر ان سے ناراض ہو کر نینوی شہر سے دور چلے گئے۔



درج ذیل سوالات کے جوابات دیجیے:

۶

۱- اللہ ﷻ نے ہمیں کس طرح کی مٹی سے پیدا فرمایا ہے؟

۲- جب کافروں سے کہا جاتا تھا کہ اللہ ﷻ کے سوا کوئی معبود نہیں تو وہ کیا کہتے تھے؟

۳- جہنم کے درخت زقوم کے بارے میں جو باتیں بیان کی گئی ہیں ان میں سے کوئی دو لکھیں؟

۴- کافر جب اللہ ﷻ کی کوئی نشانی دیکھتے ہیں تو ان کا کیا رویہ ہوتا ہے؟

۵- اس سورت میں آٹھ انبیاء کرام علیہم السلام کے واقعات کا ذکر آیا ہے ان کے نام لکھیے؟

سوچیے!!!

آپ نے گھر والوں سے ایک تحفہ کی فرمائش کی اور وہ تحفہ آپ کو مل گیا۔ اب اگر وہ تحفہ آپ کے بہت ہی قریبی دوست نے آپ سے مانگ لیا تو ایسی صورت میں آپ کیا کریں گے؟

گھریلو سرگرمی



- ✿ اپنے گھر والوں سے معلوم کر کے کوئی چھ فرشتوں کے نام اور ان کے کام تحریر کریں۔
- ✿ کسی صاحب علم سے معلوم کریں کہ ہمیں اپنی قربانی کے اجر و ثواب کو ضائع ہونے سے بچانے کے لئے کن باتوں کا خیال رکھنا چاہیئے اور کوئی سی تین باتیں تحریر کریں؟
- ✿ قربانی کی دعا تلاش کر کے ترجمہ کے ساتھ یاد کریں۔

دستخط والدین / سرپرست مع تاریخ:

دستخط استاد مع تاریخ: